مناظرہ داستان فرار

مولف: مولوی لُگا

منجانب: سنی دفاع کونسل

پیش نظر:

ناظرین شیعہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ روافض صحابہ کے فرار در جنگ احد پر اعتراض کرتے ہیں راقم کے سامنے جب یہ اعتراض ایک گروپ میں پیش کیا گیا تو راقم نے اس ہر جوابی اعتراض حضرت علی کے فرار پر پیش کیا وہ بھی کتب شیعہ سے لیکن اس کی سندی و متنی حیثیت پر روافض نے اعتراضات کئے جن کس تسلی بخش جواب اہلسنت نے دیا اور ہمارے جوابوں اور علمی گرفت کی وجہ سے تین رافضی مناظر جن میں سے دو کا تعلق حوزہ قم ایران سے تھا نے ایک سنی مناظر سے گفتگو کی۔الحمدللہ یہ چیز بتاتی ہے کہ اہلسنت کے دلائل کس قدر مضبوط تھے اور روافض کے جوابات ہی انکے علمی شکست کی واضح دلیل ہے (اس کا فیصلہ کوئی بھی پڑھنے والا معتدل مزاج بندہ کر سکتا ہے)اور اہلسنت کے کئی جہات نا صرف حضرت علی رض کے فرار کو ثابت کیا بلکہ ان کے اپنے اعترافات بھی پیش کئے اور وہ طالبعلم جو شیعی اصول حدیث مین ذوق رکھتے ان کے اس مناظرہ مین بہت سا مواد جمع جو کہ شیعوں کے گلے کی ہڈی بن گیا حتی کے کئی جگہ انہیں اپنے مستند علما کا انکار کرنا پڑا بہر حال عام عوام کے استفادہ کے لئے اس تحریری مناظرہ کو رسالہ کی صورت میں یکجا کیا گیا ہے تا کہ تشنگان علم اور محبان صحابہ کو خصوصا اس موضوع پر کچھ رہنمائی کا سبب بن سکے۔

شیعہ اعتراض:

ابو بکر و عمر تو احد کی جنگ سے بھاگے تھے

سنی جواب:

جی حضرت علی بھی تو جان بچانے کے لئے زمین کے ساتھ مل گئے تھے جیسا کہ خود تمہارے مولی نے لکھا ہے ملاحظہ ہو:

تفسیرِ عیاشی
مؤلف
محدث جلیل ابو نصر محمد بن مسعود بن عیاش التمیمی کوفی سمرقندی
مترجم
شوکت حسین سندرالوی
حق برادرز
مسلم سنٹر، چیٹرجی روڈ، اُردو بازار، لاہور
Scanned with CamScanner

ہوئے تھے اور شک ہوئے تھے تو رسولؐ خدا نے دعا کی کہ اے میرے رب تو نے جو میرے ساتھ وعدہ کیا وہ پورا فرما ورنہ کوئی عبادت نہ کرے گا اللہ نے پورا فرمایا اور رسولؐ خدا نے فرمایا اے علیؑ تم کہاں تھے تو عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ زمین کے ساتھ ملا ہوا تھا پس فرمایا وہ تمہارا گمان تمہارے ساتھ ہے پس فرمایا اے علیؑ میرے پاس غسل کا پانی لے آؤ علیؑ نے ایک بڑے برتن میں دیا پس جب رسولؐ خدا کو عافیت ہوئی تو فرمایا کہ وہ پانی مجھے دو میں نے دیا پھر اس پانی سے رسولؐ خدا نے اپنے چہرے کو دھویا اور خون صاف کر دیا۔

شیطان نے پھسلایا

﴿۱۵۶﴾ زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ دونوں امام باقرؑ یا صادقؑ سے قول خدا کے بارے اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا سوائے اس کے نہیں کہ شیطان نے ان سے بعض کو بعض کے سبب پھسلا دیا ان کے بعض اعمال کی وجہ سے فرمایا اس سے مراد عقبہ بن عثمان اور عثمان بن سعد بھی شامل تھے۔

﴿۱۵۷﴾ ہشام بن سالم کہتے ہیں ابو عبداللہ صادقؑ نے فرمایا کہ جس وقت لوگ نبی کو چھوڑ گئے تھے احد کے دن تو رسولؐ اللہ نے آواز کی اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے تمام دینوں پر ظاہر کرے گا تو بعض منافقین نے کہا جن کے امام نے نام بھی لیے تھے تو وہ کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ مذاق کیا گیا اور ہمیں رسوا کیا گیا ہے۔

﴿۱۵۸﴾ عبدالرحمان بن کثیر کہتے ہیں ابو عبداللہ صادقؑ نے قول خدا انما استزلهم الشیطان ببعض ما كسبوا سوائے اس کے نہیں کہ شیطان نے ان سے بعض کو ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کو پھسلا دیا فرمایا وہ وہ اصحاب تھے جو بھاگ گئے تھے۔

موت و قتل الگ الگ ہیں

﴿۱۵۹﴾ جابر کہتے ہیں ابو جعفر باقرؑ سے میں نے سوال کیا قول خدا کے بارے میں وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ اور اگر تم راہ خدا میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو مجھ سے فرمایا اے جابر کیا تم جانتے ہو کہ سبیل اللہ کیا ہے عرض کیا میں اس کو نہیں جانتا مگر یہ آپ سے سننا چاہتا ہوں تو فرمایا سبیل اللہ علیؑ اور اس کی ذریت ہیں اور جو ان کی ولایت میں قتل ہوگا تو اللہ کے راستہ میں قتل ہوا اور جو ان کی ولایت میں فوت ہوا وہ اللہ کے راستہ میں فوت ہوا ہے۔

najo jutt
wahabi

مسئلہ رجعت

﴿۱۶۰﴾ زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے بہتر نہ سمجھا کہ ابو جعفر باقرؑ سے رجعت کے متعلق سوال کروں میں نے اپنے پوشیدہ ذہن میں سوچا کہ میں اس مسئلہ کو اس لطیف طریقہ سے دریافت کروں گا کہ اس سے اپنی حاجت پوری کر سکوں ایک دن میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ کیا کوئی قتل کیا جائے تو اس پر موت واقع ہوگی تو فرمایا نہیں موت موت ہے اور قتل قتل ہے میں نے عرض کیا جو کوئی قتل ہو جاتا

Scanned with CamScanner

شیعہ مناظر نمبر:۱

: قارئین اس روایت کی سند مرسل ہے جو قابل استدلال نہیں ہے اور تفسیر عیاشی میں جو الفاظ ہی وہ یہ ہیں

و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ: یا علي أین کنت ؟ فقال: یا رسول اللہ لزقت بالأرض فقال: ذاک " الظن بک "رسول اللہؐ نے فرمایا علی ؑ آپ کہاں تھے ؟ عرض کی رسول اللہ میں تو زمین کیساتھ جما ہوا تھا۔ رسول اللہ ص نے فرمایا علی ؑ آپ سے امید بھی یہی تھی۔

اہل عقل روایت کا خود مشاہدہ کریں۔ زمین پر جمے ہونے کو زمین سے لگے ہونا ترجمہ لکھ دیا گیا۔۔ زمین سے لگے ہونا بھی اگر مان لیا جائے تو بھاگتے ہوئے لوگ زمین سے لگے ہوئے نہیں ہوتے۔ زمین سے وہی لگا ہوتا ہے جو جم کر لڑ رہا ہو۔ جو بھاگ رہا ہو وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں زمین سے لگا ہوا تھا۔ پھر اس پر رسول اللہؐ کا فرمان کہ علی ع آپ سے یہی امید تھی ظاہر کرتا ہے کہ حضور ص بھی مولا علی سے جو امید رکھتے تھی وہ پوری ہوئی۔۔۔۔۔ یقینا رسول اللہ تو کسی کو بھی بھاگنے کی اجازت نہ دیتے۔۔ تو ایسی امید کیسے رکھی جاتی۔ امید یہی تھی کہ سب جم کر لڑتے۔ البتہ صرف مولا علی اور ابو جندل جمے رہے۔

سنی جواب:

ہمارے شیعہ محقق نے ماشاءاللہ بہت اچھا علمی کلام کیا ہے روایت پر تو باری باری ان کے کلام پر گفتگو کرتے : ہیں

پہلااعتراض :

روایت تومرسل ہے اس وجہ سے قابل استدلال نہیں

سنی جواب :

اس کادواعتبار سے جواب دیناچاہتاہوں ایک ہماری طرف سے دوسراآپ کی بات تسلیم کرکے

جناب والاآپ کے مذہب میں تومرسل بھی صحیح ہوتی ہے(بحوالہ مرأۃالعقول جلد 7 باب التفکر روایت نمبر3)

باقر مجلسی اس روایت پر حکم لگاتے ہوئے لکھاہے (مرسل صحیح)پھر یہی نہیں آپ کے بخاری کے درجے کی کتاب جسے شہنشاہ نقوی قرآن کاچھوٹابھائی بھی کہتاہے مولاعلی سے منسوب خطبے ارسال سے بھرے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی علماء تشیع اس کو تسلی سے قبول کئے ہوئے ہیں ملاحظہ ہو :

صادق الشیرازي:

صحة كتاب نهج البلاغة رغم سنده مرسل

ونقل (اجماع) الفقهاء قديماً وحديثاً على نسبته لعلي ع

الغرض اصول ایک رکھیں یہ کیامیٹھامیٹھاہپ ہپ کوڑاکوڑاتھو تھو یاتوانکارکریں ایسے نام نہاد خطبوں کاجو مولاعلی سے مرسل مروی ہیں لیکن ان خطبوں کوتوقرآن کوچھوٹابھائی بنادیاہے۔اورہماری دفعہ روایت مرسل ہوناکاطعنہ دیتے ہیں۔

اب اگر تمہارے اعتراض کو مان لیا جائے کہ روایت مرسل ہے تو نا قابل استدلال رہے تو عرض ہے جناب : ان روایات کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہے تمہارے مذھب میں جیسا کہ ابھی ہم ثابت کریں گے

موصوف کے علم میں یہ بات ہی نہیں ہے کہ علامہ طباطبائی نے تمام روایات تفسیر عیاشی کی توثیق کر رکھی : ہے اور لکھتے ہیں کہ

اما الكتاب فقد تلقاه علماء هذا الشأن منذ الّف الى يومنا هذا- و يقرب من احد عشر قرنا- بالقبول من غير أن يذكر بقدح او يغمض فيه بطرف(مقدمه تفسير عياشى)

جہاں تک کتاب کا تعلق ہے، اس معاملے کے علما نے اسے ایک ہزار سے لے کر آج تک -اور تقریباً گیارہ صدیوں تک- قبولیت کے ساتھ حاصل کیا ہے، اس کا تذکرہ کیے بغیر یا پلک جھپکائے بغیر۔

: چنانچہ خود شیعہ عالم دین شوکت سیالوی لکھتا ہے کہ

عیاشی نے روایات لکھتے وقت صرف معصومین کے اقوال پیش کئے ہیں اور روایات کو لکھتے ہوئے بہت احتیاط سے کام لیا ہے (تفسیر عیاشی، اردو، ص 3)

کئی شیعہ علماء نے پوری پوری کتاب کو نقل کیا شاید ہی کوئی چیز چھوڑی ہو (ایضاً، ص 4)

چنانچہ اب تک یہ چیز ثابت ہو گئی کہ اگر تم روایت مرسل کہتے ہو پھر بھی تمہارا کوئی جواب نہیں بنتا کیونکہ مرسل مطلقا ضعیف نہیں ہے بلکہ صحیح بھی ہوتی ہے اور تفسیر عیاشی کی تمام روایات کی توثیق علامہ طباطبائی خود کر گیا جیسا کہ ہم پیش کر چکے ہیں۔

: **دوسرا اعتراض**

یہاں تو زمین کے ساتھ جما ہوا کا ترجمہ زمین کے ساتھ لگا ہوا کر دیا۔

سنی جواب :

جناب والا یہ سب باقر المجلسی اور شیعہ علماء کی تاویلات ہیں تا کہ حضرت علی کے فرار کو کوئی بنیاد فراہم کی جا سکے و گرنہ پھر انہوں کی تاویلات کو بھی قبول کر لینا چاہیئے جبکہ لزقت الارض کا معنی واضح ہے کہ حضرت علی زمین کے چپک گئے۔ بلکہ آپ کے شیعہ عالم شوکت سندرالوی کا واضح ترجمہ ہے کہ :

زمین کے ملے ہوئے

چنانچہ خود تمہارے مولوی بھی اسی ترجمہ کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکے چنانچہ یہ کہنا کہ ترجمہ غلط کیا پہلے اپنے گھر کی صفائی کرو بعد میں کسی پر طعن کرو۔

جیسا کہ عربی زبان سے ثابت ہے کہ :

ولزقت بالارض وقيل هو من المرزح وهو المطمئن من الارض فكان الرازح قد لزمه وضعف عن الارتقاء إلى العلو

اور وہ زمین سے چپک گیا اور کہا گیا کہ وہ مصیبت زدہ لوگوں میں سے ہے اور وہ ہے جس کو زمین نے تسلی دی ہے، تو گویا جو مصیبت زدہ تھا وہ اس سے چپک گیا۔ اونچائی تک نہیں بڑھ سکتا۔

الغرض یہ کہنا کہ یہ ترجمہ غلط سوائے تاویلات کے کچھ نہیں ہے اور اگر تاویلات ہی قبول کرنی ہے تو پھر صحابہ کی دفعہ دہرا معیار کیوں رکھا جاتا ہے۔

تیسرا اعتراض :

. کہتااس روایت سے توثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی جم کر لڑتے رہے اور باقی بھاگ گئے

: سنی جواب

جناب والا حضرت علی کیسے جم کر کھڑے ہوئے تھی کہ آپ ﷺ حضرت علی سے پوچھ رہے کہ تم کہاں پر تھے

حیرت کی بات ہے اگر تمہاری تاویل مان لی جائے کہ حضرت علی اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہے تھے تو آپ ﷺ کا یہ سوال کرنا چہ معنی دارد اور

پھر شجاعت علی بھی دیکھیں کیسی تھی کہ آپ ﷺ زخمی ہو گئے اور حضرت علی بعد میں آپ ﷺ کے پاس آرہے ہیں جب اور ساری گفتگو ہو رہی ہے اس لئے برادران تشیع کے لئے عرض ہے کہ اصول ایک رکھیں جو اصول اہلسنت کے خلفاء کے فرار پر لگاتے ہیں وہی اصول حضرت علی پر بھی لاگو ہو گا اور جس طعن کا شکار خلفاء ثلاثہ بنتے وہی طعن سے حضرت علی بھی کے محفوظ نہیں رہ سکتے

ابھی تک کے لئے اتنا کافی ہے واللہ اعلم بالصواب

شیعہ مناظر:۲

اولاً۔۔۔علامہ باقر مجلسی نے مرسل کو کبھی بھی صحیح نہیں کہا ہے۔۔۔مذکورہ صفحہ پر مرسل کا لصحیح ہے،اور تفصیل ذکر ہے۔۔

شیعہ مذھب کے نزدیک روایت قبول کرنے کے معیار میں سے ایک معیار سند حدیث ہے۔۔۔وگرنہ قرآن مجید کے موافق ہونا، قطعی الصدور احادیث کے متضاد نہ ہونا وغیرہ معیار قبول حدیث میں سے ہیں۔ شجاعت علی علیہ السلام اظہر من الشمس ہے الحمد للہ

ثانیاً۔۔۔ نہج البلاغہ کی جمع آوری سید رضی رح نے بغیر اسناد کے کی ہے۔۔ مگر مولا کا یہ کلام دوسری کئی کتابوں میں ذکر ہے۔۔۔اور اکابرین کے درمیان نہج البلاغہ کی سند پر بہت مفصل بحث ہوئی ہے، صادق شیرازی کا قول ہم پر حجت نہیں ہے۔

ثالثاً۔۔۔ مھم ترین نکتہ یہ ہے کہ درایت، روایت پر مقدم ہوتی ہے۔۔۔۔ حضرت علی علیہ السلام کی شجاعت تاریخ اسلام میں روز روشن کی طرح عیاں ہے تو انکی طرف بزدلی کی نسبت دینا بھی بہت بڑی جسارت ہے۔

رابعاً۔۔۔ حضور سرورِ کائنات عالم کا یہ پوچھنا کہ جب سب فرار ہوگئے تو آپ کہاں تھے۔۔۔ شاید اس وجہ سے ہو کہ دنیا والوں کو اور صحابہ کرام کو اس سوال سے آگاہ کیا جائے کہ کہ حضرت علی علیہ السلام کرار غیر فرار ہیں۔۔۔۔

خامساً۔۔۔ لزقت بالارض کا مفہوم شیعہ مناظر نے اوپر بیان کر دیا ہے۔۔۔۔(زمین پر ثابت قدم رہنا)۔۔ اس مفہوم کی تائید رسول اللہ ص کے اس جملے سے ہو رہی ہے۔۔۔(ذاک الظن بک)۔۔ آپ سے یہی امید تھی۔۔۔اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ ص حضرت علی علیہ السّلام سے بزدلی کی امید نہیں رکھتے تھے۔۔۔ کیونکہ جنگ بدر میں ان کی تلوار کے جوہر دیکھ چکے تھے۔

سنی جواب:

: جی جواب الجواب حاضر خدمت ہے

اولا: علامہ مجلسی نے بلکل روایت مرسل کی ہی صحیح کہا آگے جو مرضی وجہ بیان کی ہو لیکن رویات مرسل تھی اور اسکو صحیح بولا ہے۔

دوم: جناب والا کہتے ہیں صادق شیرازی کا کلام تم پر حجت نہیں وہ س لئے حجت نہیں ہے کیونکہ اس سے جان جو پھنس گئی باقی ہم نے مکمل نہج البلاغہ کا ہر گز یہ دعوی نہیں کیا۔۔۔اور دوسری بات یہ ہے کہ دیگر جگہوں پر جو مولا علی کا کلام درج اس کی سندی حیثیت کو دیکھنا بھی مقصود ہے۔

ثالثاً: بلکل جناب درایت روایت پر مقدم ہوتی ہے اور حضرت علی کی شجاعت کا انکار نہیں لیکن اس بھی انکار نہیں کے ان گھسیٹ کر ابو بکر نے گلے میں رسی ڈال کر بیعت لی اور ان کے سامنے ان کی بیوی بچوں کو قتل کر دیا گیا حتی کہ مولا علی جنگ جمل و صفین کے بعد دانتوں میں انگلیاں دیتے تھے (بحوالہ سنی کتب) چنانچہ یہ امر مانع نہیں کہ حضرت علی بھگدڑ میں زمین کے ساتھ مل جائیں۔

رابعا: آپ نے کہا یہ شاید یہ اس وجہ سے پوچھا ہو کہ دنیا والوں کو بتانا مقصود ہو حالانکہ اس شاید پر دلیل کوئی بھی پیش نا کر سکے تو پر ہم آگے سے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر جمار ہا اور لڑتا رہا تو لوگوں جتانے کے لئے دوبارہ سوال کرنا چہ معنی دارد وہ تو میدان میں کھڑا تھا سب تو بھاگ چکے تھے۔

خامسا: لذ قت بالارض کا مفہوم سنی مناظر نے بھی بخوبی پیش کیا ہے اور تم تمہارے شیعہ عالم دین کا ترجمہ اور عربی لٹریچر سے حوالہ پیش کر کے کیا ہے۔ ذاک ظن بک سے پتہ نہیں کونسا ترجمہ کر کے دلیل پکڑی ہے وہاں تو خود تمہارا شیعہ عالم ترجمہ لکھتا ہے (تمہارا گمان تمہارے ساتھ ہے) یعنی علی کا گمان علی کے ساتھ ہے چنانچہ یہ بھی کوئی قرینہ نہیں بنا۔

باقی یہ شجاعت والی کہانیاں تو باقی صحابہ کی بھی مان لیا کرو دوسروں کی دفعہ اصول کچھ اور اپنی دفعہ اصول کچھ اور۔

شیعہ مناظر:۳

تو تو خیانت باز ہے ناصبی یہاں یہ روایت مشائخ ثلاثہ کی وجہ سے قابل قبول ہے کیونکہ مشائخ ثلاثہ کی روایت مسند کے حکم مین ہوتی ہے:

...أمير المؤمنين حضرت علي رضي الله عنه کی

~ S.H.n +98 938 677 3875

You

جاہل تو تو جواب ہی نہیں دے پا رہا ہے
ہماری بات کا .ں

عبد الصمد · جلد : ١ صفحه : ١٠٧

منقطع وان سقط اكثر فهو معضل ، والمشهور في
الفقه وأصوله ان الكل يطلق عليه اسم (المرسل).

وقد اختلف العماء في الاحتجاج به : فقيل يحتج به
مطلقا (١) ، وقيل لا مطلقا وقيل يحتج به إذا اعتضد
بفحوى الكتاب أو سنة متواترة أو عمومهما أو دليل العقل
أو كان مقبولا بين الاصحاب أو انضم إليه ما يؤكده ، كأن
جاء من وجه آخر مسنداً وان لم يكن صحيحاً ، فيكون له
كالشاهد ، إذا لو كان صحيحاً كان العمل به دون المرسل ،
أو كان مرسله معلوم التحرز عن الرواية عن مجروح ، و...
قبلت الاصحاب مراسيل ابن ابي عمير وصفوان بن يحيى
واحمد بن ابى نصر البزنطي لانهم لا يرسلون الا عن ثقة.

... ، وان كان في تحقق ذلك نظ...
مستند العلم ان كان استقراء أحاديثه فوجد أنها مسندة .

یہ لو علمی دیانت کے علاوہ بگا
فیکٹری نے کیا کیا ہے

3:28 AM

سنی جواب:

ایک شیعہ بچو نگڑے کے بو نگی پر دندان شکن جواب

:اعتراض

: دیکھو تم نے خیانت کی ہے ملا باقر مجلسی کے کیونکہ جہاں یہ لکھا ہے

مراسیل بزانطی فی حکم المسند

اور یہ ہمیشہ ثقہ سے روایت کرتا چنانچہ مولوی کی خیانت پکڑی گئی اور یہ ناصبی ذلیل ہو گیا علمی میدان میں۔

: سنی جواب

:پہلی اصولی غلطی

ننھے رافضی جی زیادہ اچھا تو یہ ہوتا کہ آپ ہمارے پورے پیش کردہ جواب الجواب کا مفصل رد کرتے کیونکہ وہاں ہم نے جواب دو اعتبار سے کیا ایک تمہارے شیعہ مناظر کا اعتراض مان کر دوسرا ہماری طرف سے تحقیقی لیکن موصوف کیونکہ ہماری مرسل روایت پر پیش کردہ دو اشکالات میں سے صرف ایک حوالہ پر ہی اپنے گمان میں گرفت کر سکا اور دوسرے اشکال کے دو حوالوں کو ذوالجناح کا چھوڑا ہوا تبرک سمجھ کر پی گیا۔

دوسری اصولی غلطی

موصوف نے دعوی کیا کہ ہم خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں حالانکہ خیانت بمعنی دھوکا اگر لیا جائے تو یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ بات تو ہمارے سکین کے آگے خود ہی لکھی ہوئی تھی اور ہم نے ہر گز اسے چھپانے کی کوشش نہیں کی بلکہ صرف مجلسی کا حکم اختصار سے دکھایا تاکہ ہمارا جواب الجواب طول نا پکڑے اس لئے یہ تھی موصوف کی دوسری اصولی غلطی کہ ہم پر خیانت کا الزام تو لگا دیا لیکن نا ہم سے کوئی توضیح طلب کی اور نا ہی کھل کر عوام کو بتایا کہ یہ خیانت کا حساب بنتی ہے۔

تحقیقی جواب :

اب آتے ہیں ان کے اصل اعتراض کی طرف پر۔ کہتے ہیں کہ یہ روایت بطرزانطی کی وجہ سے مسند کے حکم میں ہے کیونکہ وہ ثقہ لوگوں سے روایت کرتا ہے۔

جبکہ بندہ پوچھے یہ الٹا ہماری بات کی ہی توثیق ہو رہی ہے مرسل روایت کو مطلقا ضعیف شمار نہیں کیا گیا بلکہ ان پر تو مشروط شرائط کے ساتھ صحیح تک کا بھی حکم لگایا گیا جیسا کہ میں نے یہ باقر مجلسی کا حوالہ پیش کیا تھا اور نھج البلاغہ کے حوالہ سے مکارم الشیرازی کے دو حوالہ جات پیش کیے تھا۔

اور مجھے تو لگتا کہ موصوف میں بنیادی عربی کی بھی سوج بوجھ تک نہیں ہے کیونکہ ان کا باقر مجلسی واضح لکھتا ہے :

مراسیل بزانطی (یعنی بزانطی کی مراسیل)

(بحوالہ مرآۃ العقول، ج 7)

یعنی باقر مجلسی توخود تسلیم کررہاہے کہ یہ بزانطی کی مرسل روایتوں میں سے ایک روایت ہے لیکن ہے یہ مسند کے حکم میں۔

کیونکہ مشائخ ثلاثہ (روایات محمد بن ابی عمیر، احمد بن ابی نصر بزنطی، وصفوان بن یحیی) میں سے ہے اور مشائخ ثلاثہ کی مراسیل مسند کے حکم میں ہوتی ہیں۔

ولم يثبت في المرسل، كما لم يثبت أن ابن أبي عمير ونظائره من الثقات لا يرسلون إلا عن ثقة، كي تقبل مراسيلهم مطلقاً الغريفي في كتابه "قواعد الحديث" ص:73

:لیکن ننھے رافضی یہ بات یادرکھو یہ مشائخ ثلاثہ اس طرح کے استثنائی حالت میں منفرد نہیں بلکہ اس میں

۱۔اصحاب اجماع بھی شامل ہیں

اصحاب اجماع شامل ۱۸نفر از اصحاب امامان که محمد بن عمر کشی بدان‌ها در سه گروه اشاره کرده است.
بسیاری از فقها مراسیل آنها را معتبر دانسته‌اند

ربانی، بررسی اعتبار احادیث مرسل، ۱۳۸۹ش، ص ۱۳۲

:۲۔اسی طرح شیخ صدوق کی مراسیل بھی حجت ہیں

مامقانی، مقباس الھدایہ، ۱۳۸۵ش، ج۱، ص۲۶۶۔

: ۳۔اسی طرح شیخ طوسی کی مراسیل قابل حجت ہیں

مامقانی، مقباس الھدایہ، ۱۳۸۵ش، ج۱، ص۲۶۹

۴۔اسی طرح صحیح الکافی کی مرسلات بھی قابل قبول ہیں

. ربانی، بررسی اعتبار احادیث مرسل، ۱۳۸۹ش، ص۱۹۹—۲۰۹

: ۵۔ پھر جتنے ثقہ راوی ہیں ان کی مطلق مرسل روایات مقبول ہیں یہ مذہب شیخ انصاری کا رہا ہے

. ربانی، بررسی اعتبار احادیث مرسل، ۱۳۸۹ش، ص۱۹۵

: ٦۔ پھر محمد بن ادریس الحلی کی مرسل روایات مقبول ہیں

ربانی، بررسی اعتبار احادیث مرسل، ۱۳۸۹ش، ص۱۸۹—۱۹۰

: حتی کہ تمہارے تو چند علماء نے مطلقا مرسل روایت کو بھی قبول کیا بغیر کیس جرح و نقد کے

۱۔ محمد بن خالد البرقی

۲۔ خالد البرقی

. مامقانی، مقباس الهدایه، ۱۳۸۵ش، ج۱، ص۲۵٦

۳۔ خود شیخ صدوق جو اپنی کتاب من لا۔یحصرہ الفقیہ میں 2050 مرسل روایات سے استناد کرتے ہیں جو کہ ان کے منہج بخوبی نمائندگی کرتے ہیں۔

چنانچہ ہمارا دعوی پھر ثابت ہو گیا کہ مرسل روایت مطلقا ان کے مذہب میں ضعیف نہیں ہے اور چند شروط کے ساتھ قابل عمل ہے جیسا کہ خود باقر مجلسی نے لکھا کہ اکثر علماء مخالف اصول جا کر مرسل روایت سے : استدلال کرتے ہیں

کتاب مرآۃ العقول مجلسی ج24 ص43

. متن عربی : وقال في المسالك بمضمون هذه الرواية عمل أكثر الأصحاب مع أنها مرسلة مخالفة للاصول

باقی یہ تمہارے تواپنے علماء کا یہ حال تھا کہ جس روایت سے جان چھڑانی ہوتی تواسکو مرسل بنا کر ضعیف کر دیتے چاہے وہ ثقہ سے ہی کیوں نا روایت ہو اور جا کر اس سے بھی پرلے درجہ ضعیف درجے کے راوی کی روایت پر عمل کر لیتے تھے :

وأيضا ً فإنه يقول: هذا ضعيف لأن راويه فلان ضعيف، ثم نراه 👈 يعمل برواية ذلك الراوي بعينه، بل برواية من هو 👈 أضعف منه في مواضع لا تحصى وكثيرا ً ما يُضعّف الحديث بأنه مرسل ثم يستدل بالحديث المرسل، بل كثيرا ً ما يعمل بالمراسيل و 👈 برواية الضعفاء ورد ّ المسند ورواية الثقات، وهو صريح في المعنى ومنها من نص ّ وا على مدحه وجلالته وإن لم يوثقوه مع كونه من أصحابنا .

المصدر :وسائل الشيعة ج20 ص111 📔

جیسے ننھے رافضی عید غدیر پر درج ذیل احادیث ضعیف ہیں لیکن تم ان روایات کو قبول کرتے ہو اور ممبروں پر بیان کرتے ہو۔

الحدیث الاول 👈 ضعیف

الحدیث الثالث 👈 ضعیف

کتاب مرآۃ العقول ج16 ص366 📙

بلکہ مرسل کا صحیح کاتو یہ حال ہے کہ باقر کا باپ لکھتا ایک ہی روایت کے متعلق لکھا ہے مرسل کا صحیح تو باقر مجلسی لکھتا ہے مرسل :

"مرآة العقول" (20 / 375) حديثى "مرسل"

علامه محمد تقى مجلسى پدر مجلسى دوم در "روضة المتقين فى شرح من لا يحضره الفقيه " (8 / 519) ،

"حديثى "موثق كالصحيح

اور تمہاری روایت کے چناؤ میں تو دوغلاپنے کا یہ حال ہے کہ ایسی مرسل روایت جس کا باپ اور بیٹے دونوں نے صحیح کہا اسکو پھر بھی قبول نہیں کرتے کیونکہ وہاں لکھا ہے مزارات کو توڑدو:

مجلسي اول ، «موثق كالصحيح» مي باشد. (روضة المتقين في شرح من لا يحضره الفقيه، ج5، ص 404) ،

و بنابه ديدگاه علامه محمد باقر مجلسي دوم ، « مرسل كالموثق بل كالصحيح .» است.
بنگريد به : (مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول، ج5، ص 311)

پھر اپنے مطلب کی تو مرسل روایت بھی ملے تو اس پر عمل ہو جاتا ہے جناب والا چند مثالیں حاضر خدمت ہیں:

ا: غضب فاطمہ کی روایت

(روایت شیخ صدوق در کتاب الامالی ص756)

سند راویت مرسل و منقطع است

سند اينگونه است: ما رواه علي بن أسباط رفعه الى الرضا عليه السلام

2 : زیارت اربعین کی روایت

الحدیث السابع والثلاثون: مرسل

کتاب ملاذالاخیار 125/9 📕

3: پھر فاطمہ ع کی فدک کی ملکیت والی روایت

روایت از کتاب کافی 59/8

. مختصر متن : و رددت فدك الى ورثة فاطمه عليها السلام

👇 مرسل و ضعیف

کتاب معتبر شیعه البضاعة المزجاة شرح کافی ص ٥٦٤

السند مختلف فيه بسليم ،والظاهر أنّ في السند 👈 إرسال... والخبر حينئذٍ 👈 ضعيف على المشهور بأبان

اختصار کے لئے اتنا کافی اگلے جواب الجواب میں انشاءاللہ تمہاری کسر پوری کر دوں گا

ننھے رافضی جی یہ تو حال ہو گیا تمہارے گھر میں مرسل روایت کی قبولیت کا۔ جبکہ تمہیں اس روایت پر تلقی بالقبول کا قول ہم پہلے ہی دکھا چکے ہیں تو آخر کیا وجہ ہے کہ یہ بات ماننے سے قاصر ہو اور تاویلات کر کے اپنی جان چھڑاتے ہو لیکن ان تاویلات سے کہاں جان چھوٹے گی جناب اصل خیانت تو یہ ہے صحابہ کی دفعہ یہ تاویلات تو نا منایا جائے لیکن اپنے بندے کی دفعہ ہر تاویل کر لی جائے ننھے رافضی جی کچھ تو عقل کرو۔۔۔

--

اس لئے ہم مارا مطالبہ ہے کہ صرف مرسل کہ کر روایت سے جان نہیں چھوٹے جب تک تم کوئی واضح علت قادحہ کی نشاندہی نہیں کر دیتے چنانچہ یہ کوشش کر کے ہمیں شکریہ کا موقع ابھی کے لئے تمہاری اتنی ٹھکائی کافی ہے۔

شیعہ مناظر:۳

الرد علی جواب الجواب۔۔۔۔

اھل اللجاج کو گردن توڑ جواب۔۔۔۔۔

پہلے یہ کہنا مناسب سمجھتاہوں اس تحریر میں جن الفاظ کا استعمال ہو اوہ بطور الزام جوابا کیا گیا ھے۔

ایک ناصبی صاحب نے علمی خیانت کرتے ہوے یہ ادعا کیا کہ شیعہ کے یہاں مرسل صحیح ہیں۔۔۔۔

اس پر اس نے مراہ العقول کا حوالا پیش کیا۔

جب کہ مذکور حوالے میں جس مرسل روایت صحیح کی کیٹگری میں شامل کیا گیا وہ اسکے مرسل ہونے کی وجہ سے نہی بلکہ وہ مرسل اس کیٹگری میں جس پر علماء شیعہ کھتے ہیں یہ غیر ثقہ سے روایت نہی کرتے ہیں

۔۔۔۔۔

توبس مرسل صحیح نہی ہے بلکہ کچھ لوگوں کی مرسل کا صحیح ھے جیسے بزنطی وغیرہ۔۔۔۔

اگر ناصبیوں میں کویی پڑھا لکھا ہے تو اسکا فرق سمجھادے گا اس خاین کو انشاءاللہ

پہلی خیانت اس ناصبی نے یہ کی پر مطلقا مرسل پر صحیح کا حکم لگایا۔۔۔

دوسری خیانت

جو حوالہ ہم نے پیش کیا وصول الاخیار۔۔۔کا اس میں شروط کو بیان کیا گیا ھے لیکن اس ناصبی نے اس میں بھی خیانت کی ھے یا میں حسن ظن رکھتے ہوے کہوں بے چارہ انپڑھ ھے شاید پڑھ نہیں پایا

وصول الاخیار میں مرسل کے بارے میں قیل سے تین نظریہ بیان کئے ہیں۔۔۔۔

اوران مطلقا غیر قابل استدلال بھی ہے اور دوسرا نظریہ اگر مؤید ضمیمہ ہو جاے تو قابل استناد بھی ہے۔۔۔

خیر مطلقا حجت ماننا محض جہالت ھے۔

اور جب مختلف نظریہ بیان ہوتے ہیں تو اس پر کسی ایک کا حکم لگانا جہالت ھے۔۔۔

وجہ یہی ھے

وصول کے حوالے سے یہ واضح ہو جاتا ہے۔۔۔۔

اذا جاءالاحتمال بطل الاستدلال۔۔۔

خیر ہم روایات مرسلہ کے بارے علماء کے مزید اقوال بیان کرتے ہیں۔

تمام فرق کے علماء نے احادیث و روایات کے اقسام بیان کی ہیں اور کمال ہے سب نے جب ضعیف کی اقسام بیان کی ہے اس میں مراسیل کو بیان کیا ھے ملاحظہ فرمایں

۱۔ شیخ بہایی کھتے ہیں۔

عدا ھذہ الاربعۃ (ای الصحیح والحسن والموثق والقوی) ضعیف

.الوجیزہ ج ۱ ص ٥

۲۔ سبحانی لکھتے ہیں جب ضعیف حدیث کو بیان کرتے ہیں لکھتے مرسل و موقوف ضعیف کی اقسام میں سے ہیں سبحانی، اصول الحدیث، ۱۴۲۸ق، ج ا، ص ۱۰۱

مامقانی، مقباس الھدایۃ، ۱۳۸۵ش، ج ا، ص ۲۴۶؛

۳۔ آقای محمد علی صالح لکھتے ہیں مرسل کے بارے میں عدم حجیت مطلقا وھوالمنسوب الی اکثر الاصحاب۔۔۔۔۔۔۔۔ لعدم حصول الاطمنان بصدورھا

اصول علم رجال ج ۱ ص ٤٠٠

۴۔ مامقانی لکھتے ہیں مراسیل کے بارے میں

عدم حجیت وھو خیرہ کثیر من اصحاب۔۔۔۔

مقباس الھدایہ ج ۱ ص ۲٥٦

۵۔ شیخ جعفر سبحانی نے ۷ نظریہ بیان کیے ہیں جن میں وھی شروط بیان کیے ہیں

اصول الحدیث جعفر سبحانی ص ۱۰۸

۶۔البابلی رسایل فی الدرایہ میں لکھتے ہیں انضم الیہ مایو کدہ۔۔۔۔۔ قابل قبول ہے۔۔۔۔۔

والا فلا۔

رسایل فی الدرایہ ج ۱ ص ۴۰۷

دوسری بونگی شریف اس ناصبی جی کی ملاحظہ فرمایں۔

لکھتا کہ۔۔۔۔۔۔

شیعہ علماء میں سے ایک روایت کو ایک نے مرسل کھا تو دوسرے نے کہا نہیں مرسل نہی ھے۔۔۔۔۔۔

ارے ناصبی جی لگتا ھے ابا جھل کو پیچھے چھوڑ دیا ھے مکاریوں میں۔

کبھی اپنے اجداد کی کتابیں بھی پڑھیں ہیں۔

لگتا ہے اتنے اندھے ہو گیے ہو۔۔۔۔ کہ بھول گیے ھو کیا بکنا ہے کیا بکنا نہی۔۔۔۔

.لسان المیزان کی شکل دیکھی ہے کبھی؟؟؟؟

تمھارے علماء ایک ھی راوی کو ایک کھ رہا ہوتا ہے ثقہ ہے دوسرا کہ رہا ہوتا ہے غیر ثقہ ھے۔۔۔۔

اجھل کبیر صاحب جسکا ذرا بھی مطالعہ ھے وہ علماء کے اختلاف سے بخوبی واقف ہیں۔

اب ہم آپکی خدمت میں اسکے بڑوں کے بارے میں جعلی احادیث جو انکی کتابوں میں بھری پڑی ہیں پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

تا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاے۔

ملاحظہ فرمایں

کتنی حدیثیں گھڑی گیٔ اباجی کو بڑھانے کے لیے

ابو بکر کے بارے میں اشھر منہ فی الارض۔۔۔۔۔۔۔ ۱.

موضوع

کتاب موضوعات ج ۱ ص ۳۱٦

من مثل ابی بکر کذبنی الناس وصدقنی۔۔۔۔۔ حدیث لایصح ۲.

موضوعات ص ۳۱۷

لاینبغی لقوم فیھم ابو بکر۔۔۔۔۔ یومھم۔۔۔۔ موضوع۔۔۔۔۔۔۔ ص۳۱۸ ۳.

اب دوسرے صاحب عمر صاحب کے بارے میں ملاحظہ ہو۔

لولم ابعث فیکم لبعث عمر۔۔۔۔۔۔

.موضوع۔۔۔۔۔ ص ۳۲۱

فضایل عمر فی السماء۔۔۔۔۔۔

موضوع۔۔۔۔ص ۳۲۱

.حب ابو بکر و عمر جنت میں لے جاتی ہے۔۔۔۔۔موضوع ص ۳۲۳

فرشتے مبغضین ابو بکر و عمر پر لعنت کرتے ہیں۔۔۔۔موضوع

اب ج ناصبی صاحب موضوع احادیث گھڑ کر ابو بکر و عمر کے نام پر دہشتگردی پھیلاتے ہو۔

اور بمب باندھ کر پھٹ جاتے ہو۔۔۔۔

یہ موضوعات تیرے اجداد نے گھڑی ہیں۔

ہم نے نہی۔

اسکے بعد اس ناصبی نے اپنی حرکتیں بندر کی طرح چھلانگیں لگانا شروع کر دی۔۔۔۔

کبھی فدک۔

کبھی غدیر پر۔

کبھی وراثت پر

ان پر جدا جدا ھم پوسٹ لکھ سکتے ہیں۔

سنی جواب:

ایک شیعہ بچونگڑے کی تازہ بونگیوں کامزید جواب چوتھی نشست

اصولی جواب

موصوف نے کوشش کی کہ ہمارے تحریر کا کوئی علمی جواب دے دیں لیکن بیچارے ہمارے پیش کردہ -- حوالوں کا کوئی علمی جواب دینے سے قاصر رہاہاں ایک کام ضرور کیا کہ چند علماء کے حوالہ لگا کر کہ مرسل ضعیف ہوتی اپنی جان چھڑانے کی کوشش کی ہے۔

اور ہمارے اصل پیش کردہ دلائل کے مطلقا ضعیف نہیں ہے بلکہ صحیح کے درجے تک بھی پہنچ جاتی ہے -- کا کوئی بھی اصولی رد کرنے سے قاصر رہا۔

ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہماری پیش کردہ مطالبہ جات پر گفتگو لیکن الحمد للہ اس پر سرے سے ہی کوئی گفتگو -- نہیں کی گئی۔

پھر ہم نے حضرت علی ع کے فرار پر دو اعتبار سے جواب دیا تھا(اعتراض قبول کر کے اور تحقیقی جواب)--
اور مرسل روایت پر مراۃ العقول کے علاوہ نہج البلاغہ کے حوالے سے بھی جواب پیش کیا تھا(نہج البلاغہ کی مرسلات بھی تو قبول کی ہوئی ہیں)لیکن اس پر بھی کوئی الحمد للہ ابھی تک جواب نا آسکا۔

پھر موصوف میرے بات کا غلط مطلب نکال رہے ہیں کہ جیسے میں نے یہ ادعا کیا ہو کہ مرسل ان کے یہاں ہمیشہ صحیح ہوتی ہے اور سکرین شاٹ لگا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ وہاں میں نے واضح لکھا ہے کہ :

جناب والا آپ کے یہاں مرسل بھی صحیح ہوتی ہے

لیکن وہاں بھی کا لفظ کھا کر خود نھارا فضی خیانت کا مرتکب ہوا کیونکہ لفظ بھیء سے یہ امر واضح ہے کہ یہ مطلقا صحیح نہیں ہے بلکہ شروط کے اعتبار سے قابل قبول ہوتی ہے(جن کا ذکر میں اپنی پرانی تحاریر میں کر چکا ہوں اور الحمد للہ ان پر کسی بھی رد کرنے سے یہ قاصر رہا ہے جو کہ اسکی واضح علمی شکست ہے)

یہ الزام تو تب درست ہوتا کہ اگر میں اپنی تحریر کچھ یوں لکھتا -- :

انکے یہاں تو مرسل صحیح ہوتی ہے

یا ایسے لکھتا :

انکے یہاں مرسل ہمیشہ صحیح ہوتی ہے

یا ایسے لکھتا :

انکے یہاں مرسل صحیح ہی ہوتی ہے

اور یہ بات قاعدے کے بھی خلاف کے کہ جس کا کلام ہوتا اس کا معنی بھی وہی متعین کرنے کا حق چنانچہ -- جب میں میں اسکا معنی متعین کر رہا ہوں تو انہیں قبول کر کے اپنی خیانت سے باز آجانا چاہیئے وگرنہ بھینس کے آگے بین بجانے کا کیا فایدہ۔

۔پھر ہم نے پچھلے جواب الجواب میں آپ سے مطالبہ کیا تھا کہ اس روایت میں مرسل ہونے کے علاوہ کوئی واضح علت قادحہ کی نشاہدہی کریں لیکن اس کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔الغرض جلد بازی میں ہمارے جواب الجواب کو ناہی سمجھا اور اپنی عزت بچانے کے واسطے نام نہاد الرد جواب الجواب لکھ ڈالا۔

. چنانچہ یہ تو ہماری طرف سے ہوا اصولی جواب اب آتے ہیں تحقیقی جواب کی طرف

تحقیقی جواب

اشکال۔نہارا فضی نے لگتا ہے ناہی ہمارا جواب الجواب صحیح طرح پڑھا ناہی سمجھا اس لئے بس جلدی جلدی۔ میں دھڑا دھڑ حوالے لگا دیئے کہ دیکھو فلاں فلاں محدث نے بولا ہے کہ مرسل ضعیف ہوتی ہے۔

سنی جواب :

۔ننھے رافضی جی ہم نے کب انکار کیا ہے کہ تمہارے مذھب میں مرسل ضعیف نہیں ہوتے بلکہ ہم نے ثابت کرنا تھا:

کہ مرسل بھی صحیح ہوتی ہے

اسلئے مرسل شروط کے ساتھ تمہارے مذھب میں قابل عمل بھی ہوتی ہے جس کا جواب تم نے آگے سے دینا تھا لیکن اسکو نویں محرم کے گھوڑے کی لد سمجھ کر کھا گئے ہو۔ چنانچہ وہ تمام باتیں آپ کی خدمت میں دوبارہ پیش خدمت ہیں ننھے رافضی جی :

ننھے رافضی یہ بات یاد رکھو یہ مشائخ ثلاثہ اس طرح کے استثنائی حالت میں منفرد نہیں بلکہ اس میں)) :

ا۔اصحاب اجماع بھی شامل ہیں :

اصحاب اجماع شامل ۱۸ نفر از اصحاب امامان سہ محمد بن عمر کشی بدان ھادرسہ گروہ اشارہ کردہ است. بسیاری از فقھا مراسیل آنھارا معتبر دانستہ اند

ربانی، بررسی اعتبار احادیث مرسل، ۱۳۸۹ش، ص ۱۳۲

۲۔اسی طرح شیخ صدوق کی مراسیل بھی حجت ہیں :

مامقانی، مقباس الھدایہ، ۱۳۸۵ش، ج۱، ص۲۶۶۔

۳۔اسی طرح شیخ طوسی کی مراسیل قابل حجت ہیں :

مامقانی، مقباس الھدایہ، ۱۳۸۵ش، ج۱، ص ۲۶۹

۴۔اسی طرح صحیح الکافی کی مرسلات بھی قابل قبول ہیں

.ربانی، بررسی اعتبار احادیث مرسل، ۱۳۸۹ش، ص۱۹۹—۲۰۹

: ۵۔پھر جتنے ثقہ راوی ہیں ان کی مطلق مرسل روایات مقبول ہیں یہ مذھب شیخ انصاری کا رہا ہے

.ربانی، بررسی اعتبار احادیث مرسل، ۱۳۸۹ش، ص۱۹۵

: ٦۔پھر محمد بن ادریس الحلی کی مرسل روایات مقبول ہیں

ربانی، بررسی اعتبار احادیث مرسل، ۱۳۸۹ش، ص۱۸۹—۱۹۰

: حتی کہ تمہارے تو چند علماء نے مطلقا مرسل روایت کو بھی قبول کیا بغیر کیس جرح و نقد کے

۱۔محمد بن خالد البرقی

۲۔خالد البرقی

.مامقانی، مقباس الھدایہ، ۱۳۸۵ش، ج۱، ص۲۵٦

3. خود شیخ صدوق جو اپنی کتاب من لا۔یحصرہ الفقیہ میں 2050 مرسل روایات سے استناد کرتے ہیں جو کہ ان کے منہج بخوبی نمائندگی کرتے ہیں۔

چنانچہ ہمارا دعوی پھر ثابت ہو گیا کہ مرسل روایت مطلقا ان کے مذھب میں ضعیف نہیں ہے اور چند شروط کے ساتھ قابل عمل ہے جیسا کہ خود باقر مجلسی نے لکھا کہ اکثر علماء مخالف اصول جاکر مرسل روایت سے استدلال کرتے ہیں :

کتاب مرآة العقول مجلسی ج24 ص43

متن عربی : وقال في المسالك بمضمون هذه الرواية عمل أكثر الأصحاب مع أنها مرسلة مخالفة للاصول .

باقی یہ تمہارے تو اپنے علماء کا یہ حال تھا کہ جس روایت سے جان چھڑانی ہوتی تو اسکو مرسل بنا کر ضعیف کر دیتے چاہے وہ ثقہ سے ہی کیوں نا روایت ہو اور جاکر اس سے بھی پرلے درجہ ضعیف درجے کے راوی کی روایت پر عمل کر لیتے تھے :

وأيضاً فإنه يقول: هذا ضعيف لأن راويه فلان ضعيف، ثم نراه 👈 يعمل برواية ذلك الراوي بعينه، بل برواية من هو 👈 أضعف منه في مواضع لا تحصى وكثيراً ما يُضعّف الحديث بأنه مرسل ثم يستدل بالحديث المرسل، بل كثيراً ما يعمل بالمراسيل و 👈 برواية الضعفاء ويردّ المسند ورواية الثقات، وهو صريح في المعنى ومنها من نصّوا على مدحه وجلالته وإن لم يوثقوه مع كونه من أصحابنا .

((المصدر :وسائل الشيعة ج20 ص111 📔

۔جبکہ یہ واضح ہے کہ تمہارے مجلسی اور اس کے باپ تقی مجلسی نے جگہ جگہ مرسل روایات کو صحیح کہا ہے جو کہ ہمارے دعوی پر واضح دلیل ہے۔

مجلسي اول، 👈 «موثق كالصحيح» 👉 مى باشد. (روضة المتقين في شرح من لايحضره الفقيه، ج 5، ص 404).

وبنابه ديدگاه علامه محمد باقر مجلسي دوم، «مرسل كالموثق بل 👈 كالصحيح 👉 .» است. بنگريد به: 📌
(مرآة العقول في شرح أخبار آل الرسول، ج 5، ص 311)

اشکال- پھر نںھا رافضی کہتا ہے کہ اس نے پیش کردہ حوالے جو کہ وصول الاخیار سے تھا انہوں نے تین نظریات بیان کئے ہیں اس پر کسی ایک کا حکم لگانا جہالت ہے۔

سنی جواب :

ننھے رافضی جی آپ کی پیش کردہ کتاب تو خود آپ کے موقف کے خلاف جاتی ہے کیونکہ وہاں تو واضح لکھا ہے کہ :

وقد اختلف العماء في الاحتجاج به : فقيل يحتج به مطلقا

اسم الكتاب : وصول الأخيار إلى اصول الأخبار المؤلف : العاملي، الشيخ حسين بن عبد الصمد الجزء : 1 صفحة : 107

تیرا دیا حوالہ تو خود تسلیم کر رہا ہے کہ مرسل کا مطلقا ضعیف ہونا پر علماء کا اختلاف ہے اور اس میں سے پہلا نظریہ اس کے مطلقا حجت ہونے کا ہے۔

اسی عبارت کے نیچے حاشیہ نگار لکھتا ہے کہ :

.أي سواء كان ارسله الصحابي أم غيره ، وسواء كان المرسل جليلا أم لا

یعنی اسے کسی صحابی نے بھیجا ہو یا کسی اور نے اور بھیجنے والا قابل احترام تھا یا نہیں

۔جبکہ ہم اوپر واضح بیان کر چکے ہیں مشروط مرسل صحیح میں ثقہ راوی اگر ارسال کرنے تو وہ بھی قابل قبول ہوتی ہے خاصکر وہ اصحاب سے ہو .

چنانچہ ہماری پیش کردہ روایت فرار علی پر اپنی پوری سند کے ساتھ بحار میں کچھ ایسے درج ہے۔ --

عن الحسين بن أبى العلا عن أبى عبدالله عليه السلام وذكر يوم أحد ان رسول الله صلى الله عليه واله كسرت رباعيته وان الناس ولوا مصعدين في الوادى ، - - - - --

. (3-5)البحار ج6:504،البرهان ج1:322

اور راوی الحسین بن ابی العلاء جو ہے وہ امام جعفر اور اصحاب امام باقر میں سے ہے اور یہ موجودہ روایت بھی وہ امام جعفر سے ہی روایت کر رہا ہے

ومن أصحاب الصادق عليه السلام

معجم رجال الحديث -السيد الخوئي -ج ٦ -الصفحة ١٩٨

چنانچہ یہ راوی امام صاحب کا صحابی بھی اور ان سے روایت بھی بیان کر رہا ہے گو کہ وہ عن سے بیان کر رہا ہے لیکن وہ امام کے ہم زمانہ اور انہی سے روایت بیان کر رہا ہے۔

: اور یہ بہت ہی مشہور اصول ہے کہ

ائمہ کا صحابی ہونا باعث مدح وجلالت کے لیے کافی ھے

معروف شیعہ عالم و محقق ملا محمد جعفر شریعتمدار الاستر آبادی اپنے کتاب "لبّ اللباب فی علم الرجال" میں راوی کے "مدح مطلق" پر دلالت کرنے والے مختلف اقوال نقل کرتا ہے۔ چنانچہ وہ "ما يدل على المدح المطلق" کے تحت لکھتا ہے۔

ومنها قولهم: "صاحب فلان" اى واحد من الائمة

اوران میں سے یہ قول ہے: فلاں کا صحابی۔ آئمہ میں سے کسی ایک کا بھی۔

چنانچہ یہ روایت اگر مرسل مان لی جائے تب بھی مرسل کا لصحیح کے درجے کی ہے اور موجب عمل مانی جائے گی۔

: اور اگر مرسل نا مانی جائے کیونکہ تمہارے علماء نے مرسل کی یہ بھی تعریف کی ہے کہ

حدیث مرسل- اصطلاحی در علم درایه و- حدیثی است که راوی، آن را از معصوم نشنیده

حدیث مرسل وہ جس میں راوی نے امام سے کچھ ناسنا ہو

(عاملی، حسین بن عبد الصمد، وصول الاخیار، ۱۰۶)

جبکہ حالت یہ ہے کہ ہماری پیش کردہ روایت فرار علی علیہ السلام در جنگ احد میں راوی خود جس سے روایت کر رہا ہے امام جعفر سے وہ خود ان کا صحابی ہے اور آئمہ کا صحابی ثقہ ہوتا ہے

یہی نہیں ننھے رافضی جی اس روایت کی ضمنی توثیقات خود تمہارے اپنے علماء کے اقوال جات سے موجود ہیں

اس روایت کی ضمنی توثیقات

توثیق نمبر-1

ناظرین یہ حوالہ میں پہلے بھی دے چکا ہوں کہ علامہ طباطبائی کے حوالہ سے کہ انہوں نے مطلقا تفسیر عیاشی کی روایات کی توثیق کی ہے :

اما الكتاب فقد تلقاه علماء هذا الشأن منذ الّف الى يومنا هذا- و يقرب من احد عشر قرنا- بالقبول من غير أن يذكر بقدح او يغمض فيه بطرف *(مقدمہ تفسیر عیاشی)

جہاں تک کتاب کا تعلق ہے، اس معاملے کے علما نے اسے ایک ہزار سے لے کر آج تک -اور تقریباً گیارہ صدیوں تک- قبولیت کے ساتھ حاصل کیا ہے، اس کا تذکرہ کیے بغیر یا پلک جھپکائے بغیر۔

چنانچہ خود شیعہ عالم دین شوکت سیالوی لکھتا ہے کہ :

عیاشی نے روایات لکھتے وقت صرف معصومین کے اقوال پیش کئے ہیں اور روایات کو لکھتے ہوئے بہت احتیاط سے کام لیا ہے(تفسیر عیاشی، اردو، ص 3)

کئی شیعہ علماء نے پوری پوری کتاب کو نقل کیا شاید ہی کوئی چیز چھوڑی ہو(ایضاً، ص 4)

چنانچہ اگر تفسیر عیاشی کے حوالے پکڑو پھر بھی یہ روایت صحیح بنتی ہے۔

ضمنی توثیق-2

اور اگر بحار الانوار کے لحاظ سے پکڑو تو پھر بھی یہ روایت صحیح بنتی ہے کیونکہ خود تمہارے شیعہ محققین اور
: مترجمین بحار الانوار نے لکھا ہے کہ بحار انوار کی تمام روایات قابل عمل ہیں

: شیعہ محقق و مترجم بحار الانوار آصف علی رضا لکھتا ہے کہ

انہوں (مجلسی) نے اپنی پوری کتاب بحار کی توثیق کر رکھی ہے

(بحار الانوار جلد اول, ص28، چاپ: مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ)

: پھر لکھتا ہے کہ

جو لوگ یہ کہتے ہیں بحار میں رطب و یابس والی روایات وہ جاہل ہیں

(بحار الانوار جلد اول, ص28، چاپ: مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ)

ننھے رافضی بلکہ یہ بات تو خود باقر مجلسی بھی اپنی کتابوں میں لکھتا آیا ہے کہ بحار کی تمام احادیث قابل عمل
: ہے جب تک ان میں تعارض قائم نہیں ہوتا

ملاذ اخیار 27/1

مقدمہ حیات القلوب (مترجم) ص12

چنانچہ یہ ان دو ضمنی توثیقات کی بنیاد پر یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ یہ ہماری پیش کردہ مرسل روایت ہر گز
ضعیف مرسل میں شمار نہیں ہوتی بلکہ قابل استدلال ہے۔

اشکال- پھر آگے ننھا رافضی کہتا ہے کہ اسکی جہالت دیکھو کہتا ہے ایک روایت کو مجلسی کا باپ مرسل بول- رہا ہے تو دوسرا مرسل کا صحیح

: سنی جواب

رافضی جی استدلال کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوں الفاظ دیکھ کر اتنی جلدی نہیں اچھلتے جناب ہمارا یہ چیز پیش کرنے کا مقصد دراصل اپنے دعوی کو مزید مستحکم کرنے سے متعلق تھا کیونکہ جب مرسل ضعیف ہوتی ہے تو پھر مجلسی کا باپ کیسے ایک مرسل روایت کو صحیح کا درجہ کونسے اصول سے دے سکتا ہے۔

: باقی تمہارا اس چیز کا ادعا کرنا کہ

-اشکال-جو مرسل کو صحیح بولا گیا وہ اس وجہ سے بولا گیا کہ کیونکہ وہ یہ کیٹگری والے ثقہ سے روایت کرتے ہیں

:سنی جواب

: جناب والا یہ بھی اصول کوئی متفقہ نہیں ہے جناب کیونکہ خود شہید ثانی تمہارا لکھتا ہے کہ

والمرسل، ليس بحجة مطلقا ": سواء أرسله الصحابي أم غيره، وسواء أسقط منه واحد أم أكثر، وسواء كان المرسل جليلا " أم لا.، في الأصح من الأقوال للأصوليين و المحدثين

الرعاية في علم الدراية (حديث) - الشهيد الثاني - الصفحة ١٣٧

مطلب مراسیل مطلقا حجت نہیں چاہے وہ کسی بڑے صحابی سے ہو یا کسی چھوٹے سے (مفہوم)

: پھر محمد بن عمیر بھی اسی طبقہ مشائخ ثلاثہ میں سے ہے اور اس کی کئی روایات کو قبول نہیں کیا گیا

وهي مرسلة وإن كان المرسل ابن أبي عمير ، ودعوى أن مراسيله كمسانيده دعوى ادعاها الشيخ ولم تثبت]
كما بيّنا ذلك في مقدمة

[المعجم ، والشيخ (طوسى) نفسه لم يعمل ببعض مراسيله وقال : إنها ضعيفة

الواضح من شرح العروة الوثقى - محمد الجواهري، ج ٢ الصفحة ٥٢ 📕

چنانچہ خود تمہارے شیعہ علماء کا اقرار ہے کہ یہ تو بس ایک شیخ طوسی کا دعویٰ ہے کہ مشائخ ثلاثہ کی مراسیل ثقہ سے ہیں جبکہ خود تیرا مولوی بول رہا ہے کہ شیخ طوسی نے ان کی مراسیل کو ضعیف شمار کیا ہے۔

الغرض تمہارا یہ بہانہ بھی کام نا آئے گا کہ کیونکہ یہ لوگ ثقہ سے روایت کرتے ہیں تو اس وجہ سے ان کی روایت قبول ہے اس کو تو خود تمہارے شیعہ علماء نہیں مانتے۔

-اشکال- پھر ننھے رافضی نے چھلانگیں لگانا شروع کی جی دیکھو تمہارے لوگوں نے بھی تو موضوع روایات اپنی کتب میں لکھی ہیں

: سنی جواب

ننھے رافضی ہمارے علماء جب موضوع روایت لکھتے ہیں تو ساتھ سند بھی لکھتے اس لئے ہمارے علماء کے یہاں حدیث وک صحیح کہنے سے بالحقیقت وہ حدیث صحیح نہیں ہو جاتی جب تک ہم اس حدیث پر خود تحقیق کر کے
: مطمئن نا ہو جائیں کیونکہ یہ ہمارا اصول ہے

: شیخ امام عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) فرماتے ہیں

الاسناد من الدين ،ولولاالاسناد لقال من شاء ماشا۔

"سند دین ہے، اگر سند نہ ہوتی تو ہر کہنے والا، جو اس کے جی میں آتا، کہہ دیتا۔

(مقدمة صحيح مسلم:۱/۹، رقم :۳۲، وسنده صحيح)

: جبکہ تمہارا تو اصول ہے کہ کچھ روایات ہیں کتب اربعہ میں ہیں وہ ساری کی ساری قابل عمل ہیں

الذي يقوى عندي و أوردت دلائله في الكتاب الكبير، هو أن جميع الأخبار الموردة في تلك الأصول الأربعة و غيرها من تأليفات الصدوق و البرقي و الصفار و الحميري و الشيخ و المفيد، و ما تيسر لنا- بحمد الله- من الأصول المعتبرة المذكورة في كتب الرجال، و قد أدخلت أخبارها في كتاب البحار كلها مورد العمل

(نام كتاب : ملاذ الأخيار في فهم تهذيب الأخبار نويسنده : العلامة المجلسي جلد : 1 صفحه : 27)

اور یہی نہیں بلکہ سندیں تو ایک اہلبیت سے نسبت کی جوڑنے کی ایک تبرکاتی چیز ہے 😁 😁 😁 ---

والذي عند سيد المحققين، البروجردي قدس الله سره من الإجابة عن هذا السؤال هو أن الكتب التي نقل عنه الصدوق في هذا الكتاب كانت كتبا مشهورة، وكان الأصحاب يعولون عليها ويرجعون إليها، ولم يكن ذكر الطريق إلى هذه الكتب إلا تبرعا وتبركا

كليات في علم الرجال-الشيخ السبحاني-الصفحة ۳۸۵

تیرا بجرودی کہتاہے کہ صدوق کہتاہے کہ میں نے اچھی کتابوں سے روایت لی ہے اس لئے روایت کا متصل ہونا شیخ صدوق کے ساتھ کوئی ضروری نہیں ہے بلکہ یہ جو سندیں لکھیں یہ سب ایک تبرکاتی سلسلہ ہے

(مفہوم)

چنانچہ یہ تو حالت ہے اپنے مصادر کی اور کہانیاں دوسروں کو سناتے اور مسئلہ سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہو
یہ درج بالا حوالہ جات سے بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ اصول تمہارے یہاں کہ اگر کسی معتبر کتاب میں
روایت آجائے تو قابل عمل ہے بغیر سند کے اتصال کے۔

جبکہ اہلسنت کے یہاں تو سند ہی سب کچھ اب کوئی بھی محدث جو مرضی اپنی کتاب میں لکھتا رہے ہمیں اس
سے کیا۔

:خیانت

اس لئے یہ خیانت بھی آپ کے ہی گاٹے فٹ ہوئی کہ کتاب سنیوں کی پیش کر رہے ہو اور اصول شیعوں کا
رکھ رہے ہو بڑے ہی خائن ثابت ہوئے ہو آپ ننھے رافضی جی۔

-اشکال-پھر آپ نے آخر میں کہا کہ دیکھو یہ ناصبی بھاگ کر فدک، غدیر و وراثت پر چلا گیا

: سنی جواب

: جناب والا پنجابی کا محاورہ ہے کہ

عقل نی طے موجاں ای موجاں

حضرت والا میں نے تو آپ کے گھر کی مثالوں سے واضح کیا ہے کہ آپ کس کس جگہ پر مرسل روایت کو نا
صرف قبول کرتے ہو بلکہ اس سے استدلال کرتے باقی اس پر پوسٹ لکھنے کی ضرورت نہیں جناب بلکہ اس پر
اصولی جواب دینے کی ضرورت تھی چنانچہ اس پر اصولی جواب دیں کہ جب خود اکابر صحابہ کے خلاف

استدلال کریں تو مرسل بطور دلیل پیش کرتے اپنے مصادر سے اور جب تمہارے امام کے خلاف استدلال پیش ہو جائے تو وہی مرسل ضعیف اور غیر قابل عمل بھی بن جاتی ہے۔

مطالبات :

۱۔ پہلے تو ہماری پیش کردہ روایت کو شیعہ محدثین کی تعریف مرسل روایت کی روشنی میں مرسل روایت ثابت کریں۔

۲۔ ہماری ضمنی توثیقات کا رد پیش کریں۔

۳۔ ہمارے اٹھائے گئے اعتراضات کا آگے سے جواب الجواب پیش کریں

۴۔ اس روایت میں مرسل کے علاؤہ کوئی واضح علت قادحہ ثابت کریں۔

اور اگر یہ سب کام نہیں کر سکتے تو مان لیں کہ یہ کھیل آپ کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

یا معاویہ علیہ السلام المدد

شیعہ مناظر:۳

الرد علی جواب الجواب۔۔۔۔

😳😳😳 پھر سے ناصبی لنگڑے کو اس بار کمر توڑ جواب۔۔۔۔۔

الحمدللہ ناصبی نے قبول کر لیا کہ ھر مرسل قابل استناد نہی

پہلے کی طرح پھر سے یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں اس تحریر میں جن الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے وہ بطور الزام جوابا کیا گیا ھے۔

ناصبی لنگڑے نے علمی خیانت کرتے ہوے یہ ادعا کیا تھا کہ شیعہ کے یہاں مرسل صحیح ہیں۔۔۔۔یہ مطلقا نہی ہے الحمدللہ قبول کر لیا

اس پر اس نے مراہ العقول کا حوالہ دوبارہ پیش کیا۔

جب کہ مذکور حوالے میں جس مرسل روایت صحیح کے معیار میں شامل کیا گیا وہ اسکے مرسل ہونے کی وجہ سے نہی بلکہ وہ مرسل ایسی ہیں جن پر علماء شیعہ کھتے ہیں یہ غیر ثقہ روایت نہی کرتے ہیں۔۔۔۔۔

توبس مرسل صحیح نہی ہے بلکہ کچھ لوگوں کی مرسل کا صحیح ھے جیسے بزنطی وغیرہ۔۔۔۔ کی ھم نے مثال دے دی ھے

اگر ناصبیوں میں پڑھا لکھا کوی ہے تو اسکا فرق سمجھا دے گا اس ناصبی خاین کو

پہلی خیانت ناصبی لنگڑے نے کی مرسل پر صحیح کا حکم لگایا۔۔۔۔

لیکن بعد میں قبول بھی کر لیا

دوسری خیانت

جو حوالا ہم نے پیش کیا وصول الاخیار۔۔۔ کا اس میں شروط کو بیان کیا گیا ھے لیکن اس ناصبی لگنڑے نے اس میں بھی خیانت کی ھے یا میں حسن ظن رکھتے ہوے کھوں بے چارہ انپڑھ ھے شاید پڑھ نہیں پایا

وصول الاخیار میں مرسل کے بارے میں قیل سے تین نظریہ بیان کئے ہیں۔۔۔۔۔

اور جب مختلف نظریہ بیان ہوتے ہیں تو اس پر کسی ایک کا حکم لگانا جہالت ھے۔۔۔۔

وجہ یہ ھے

وصول کے حوالے سے یہ واضح ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔۔۔

توبس لازم ھے پہلے اس روایت کو مرسلہ کو بس کیٹیگری میں ثابت کیا جاے جو قابل قبول ہے

جب تک یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بزنطی کے جیسی مرسلہ اس سے استناد جہالت محض ھے۔

رھی بات نہج البلاغہ کی

نہج البلاغہ اگر مرسل ہے تو لازم ہے پہلے اسے مراسیل میں ثابت کیا جاے جو کہ شیعہ کہ یہاں قابل استناد ناہو جیسے جب بعض مراسیل قابل استناد ہیں تو بھی ناصبی جی یہ ادعا آپکا ردھو جاتا ہے جبکہ اپنے ایسے مراسیل میں ثابت نہیں کیا ابھی تک۔

اسکے علاوہ کتاب موجود ہے جس کو معاصر فضلاء نے لکھی ہے اور ان خطبوں کی ان اسناد کو جو سید رضی سے پہلے کتابوں میں لکھی گئی ہیں ان کو تلاش کر کے ایک بہترین مجموعہ میں شایع کیا ہے، اس سلسلہ میں ایک بہترین کتاب، محقق السید عبدالزھراء الحسینی الخطیب کی ''مصادر نہج البلاغہ واسانیدہ'' ہے، جس میں مراجعہ کرنے والے ہر محقق کو اس حقیقت سے واقف کر دیتی ہے کہ سید رضی نے تنہا ان خطبوں کو نقل نہیں کیا ہے۔

۱۔ مروج الذہب، ج ۲، ص ۴۱۹، طبع دار الہجرہ قم۔

۲۔ تذکرۃ الخواص، ص ۱۲۸۔

۳۔ البیان والتبیین، ج ۱، ص ۸۳۔

۴۔ مشاکلۃ الناس لزمانھم، ص ۱۵۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اس کتاب میں نہج البلاغہ کے متعلق ۱۱۴ کتابوں کو جمع کیا ہے جن میں سے بیس کتابیں ایسے دانشوروں کی ہیں جو سید رضی سے پہلے زندگی بسر کرتے تھے۔ خواہشمند حضرات زیادہ تفصیلات معلوم کرنے کیلئے اس کتاب میں مراجعہ کریں کیونکہ اس مختصر مقدمہ میں اس سے زیادہ بحث کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ سید رضی نے نہج البلاغہ میں اپنے کلمات کے درمیان (جو کہ انہوں نے خطبوں کی وضاحت کرتے ہوئے ذکر کی ہیں) تقریبا ۱۵

کتابوں کا نام ذکر کیا ہے جن سے انہوں نے نہج البلاغہ کو جمع کرنے میں استفادہ کیا ہے

جو کچھ مندرجہ بالا کہا گیا ہے اس سے اچھی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ نہج البلاغہ کی اسناد کے متعلق شک و وسوسہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

تو یہاں پر بھی لنگڑے ناصبی جی کا اعتراض اسکی ذلت کا طوق ہے۔۔۔۔

یا ہم کہیں کہ ابا جہل کا خلف صالح ھے جس نے کسی مسلک کے متعلق ایک لفظ نہی پڑھا بلکہ وہی گروپ میں اگلتا ھے جو انجیکشن کے ذریعے اسکے ناصبی کے اندر منتقل کیا گیا ھے

اسا سا روایات مرسلہ قسم ضعیف میں شمار کیا گیا ھے

ہم روایات مرسلہ کے بارے علماء کے مزید اقوال بیان کرتے ہیں۔

۱۔تمام فرق کے علماء نے احادیث وروایات کے اقسام بیان کی ہیں اور کمال ہے سب نے جب ضعیف کی اقسام بیان کی ہے اس میں مراسیل کو بیان کیاھے ملاحظہ فرمایں

شیخ بہایی کھتے ہیں۔

عداھذہ الاربعۃ(ای الصحیح والحسن والموثق والقوی)ضعیف

.الوجیزہ ج ۱ ص ٥

۲۔سبحانی لکھتے ہیں جب ضعیف حدیث کو بیان کرتے ہیں مرسل وموقوف ضعیف کی اقسام میں سے ہیں

سبحانی،اصول الحدیث،۱۴۲۸ق،ج۱،ص ۱۰۱

مامقانی،مقباس الھدایۃ،۱۳۸۵ش،ج۱،ص۲۴۶؛

۳۔آقای محمد علی صالح لکھتے ہیں مرسل کے بارے میں عدم حجیت مطلقاوھوالمنسوب الی اکثر الاصحاب۔۔۔۔۔لعدم حصول الاطمنان بصدورھا

اصول علم رجال ج ۱ ص ٤٠٠

۴۔مامقانی لکھتے ہیں مراسیل کے بارے میں

عدم حجیت وھوخیرہ کثیرم اصحاب۔۔۔۔

مقباس الھدایہ ج ۱ ص ٢٥٦

۵۔شیخ جعفر سبحانی نے

نظریہ بیان کیے ہیں جن میں وھی ۷ شروط بیان کیے ہیں

اصول الحدیث جعفر سبحانی ص ۱۰۸

۶۔البابلی رسایل فی الداریہ میں لکھتے ہیں انضم الیہ مایوکدہ قابل قبول ہے والا فلا۔

رسایل فی الدرایہ ج ۱ ص ۴۰۷

دوسری بونگی شریف اس لنگڑے ناصبی جی کی ملاحظہ فرمایں۔

لکھتا کہ

شیعہ علماء میں سے ایک روایت کو ایک نے مرسل کھا تو دوسرے نے کہا نہیں مرسل نہی ھے۔۔۔۔۔

ارے ناصبی جی لگتا ھے ابا جھل کو پیچھے چھوڑ دیا ھے مکاریوں میں۔

کبھی اپنے اجداد کی کتابیں بھی پڑھیں ہیں۔

لگتا اتنے اندھے ہو گیے ہو۔۔۔ کہ بھول گیے ھو کیا بکنا ہے کیا بکنا نہی۔۔۔

.لسان میزان کی شکل دیکھی ہے کبھی؟؟؟؟

تمھارے علماء ایک ھی راوی کو ایک کھ رہا ہوتا ہے ثقہ ہے دوسرا کہ رہا ہوتا ہے غیر ثقہ ھے۔۔۔

اجھل کبیر صاحب جسکا ذرا بھی مطالعہ ھے وہ علماء کے اختلاف سے بخوبی واقف ہیں۔

اب ہم آپکی خدمت میں اسکے اڈوں بارے میں جعلی احادیث جو انکی کتابوں میں پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

تاکہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاے۔

ملاحظہ فرمایں

کتنی حدیثیں گھڑی گئی اباجی کو بڑھانے کے لیے

ابو بکر کے بارے میں اشھر منہ فی الارض۔۔۔۔۔۔۔

موضوع

کتاب موضوعات ج ١ ص ٣١٦

من مثل ابی بکر کذبنی الناس وصدقنی۔۔۔۔۔ حدیث لایصح

موضوعات ص ٣١٧

لاینبغی لقوم فیھم ابو بکر یومھم۔۔۔۔ موضوع۔۔۔۔۔۔۔ ص ٣١٨

اب دوسرے صاحب عمر صاحب کے بارے میں ملاحظہ ہو۔

لولم ابعث فیکم لبعث عمر۔۔۔۔۔۔

.موضوع۔۔۔۔۔ ص ٣٢١

فضایل عمر فی السماء۔۔۔۔۔۔

موضوع۔۔۔۔ص ۳۲۱

.حب ابو بکر و عمر جنت میں لے جاتی ہے۔۔۔۔۔ موضوع ص ۳۲۳

فرشتے مبغضین ابو بکر و عمر پر لعنت کرتے ہیں۔۔۔۔ موضوع

اب یہ لنگڑے ناصبی صاحب موضوع احادیث گھڑ کر ابو بکر و عمر کے نام پر دہشتگردی پھیلاتے ہو۔

اور بمب باندھ کر پھٹ جاتے ہو۔۔۔۔

یہ موضوعات تیرے اجداد نے گھڑی ہیں۔

ہم نے نہی۔

جواب مطالبات۔۔۔۔۔

۱۔جس روایت پر بیٹ ھے پہلے تو وہ روایت ہی بغیر سند کے پیش کی۔۔۔۔۔پہلے اصل اسکین پیش کیا جاے سند کے ساتھ تاکہ ناصبی جی کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوے آخری کیل تمھاری میت تھوک دی جاے۔۔۔۔۔۔

۲۔ ضمنی تعلیقات سے مراد اگر تفسیر عیاشی کی توثیق ھے تو کسی نے بھی آج تک تمہارے بڑوں کی طرح یہ ادعا نہی کیا جو اس میں ھے وہ محض صحیح ھے۔۔۔۔

۳۔ کوئي معقول ایسا اعتراض نہیں رہا جسکا جواب نا دیا گیا ہو۔

۴۔اس روایت کو جب سند کے ساتھ کامل بھیج دو گے تو آخری کیل بھی تمھارے تابوت میں ٹھوک دیں گے۔۔۔۔

میں انتظار میں ہوں کہ تم وہ اسکین لگاؤ تو صحیح لیکن تم اٹھی تک چھلانگیں ھی لگا رہے ہو۔

سنی جواب:

شیعہ بچو نگڑے کی ہڈ دھرمی پر تسلی بخش رجولیت پانچواں جواب

اصولی جواب

ننھے رافضی ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہمارے انتہائی مفصل و مدلل تحریر کے ایک ایک بات کو پہلے بیان -- کرتے اور ہماری علمی خطاؤں کو واضح کرتے اور ہماری تحریر کا مفصل و مدلل رد کرتے۔

لیکن ننھا رافضی نے اپنے پچھلے جواب کو ہی کاپی پیسٹ کر کے چند باتوں کا اضافی کر کے جان-- چھڑانے کی کوشش کر لی۔

چنانچہ اب ہم انہی باتوں کا جواب دیں گے جو کہ اضافی اور پچھلی باتوں سے در گزر کریں جن کا جواب ہو -- چکا ہے۔

پھر ہم نے مشائخ ثلاثہ کے حوالے سے ان کے مرسل صحیح ہونے کا اصول خود انکے انہی علماء کے منہ --
سے توڑ دیا جن کے حوالے پیش کر کے ہمیں جتا رہے تھے کہ دیکھو شہید ثانی نے کہا مرسل ضعیف ہوتی
ہے۔ لیکن الحمدللہ اس کا بھی کوئی جواب نا آسکا۔

پھر موصوف نے ہمارے بابر بار اصرار کرنے پر بڑی مشکل سے نہج البلاغہ کی مرسلات پر بھی گفتگو --
کرنے کی کوشش کی لیکن ہم نے جو ان کے اپنے آیت اللہ مکارم شیرازی سے اس کی مرسلات پر دو حوالے
لگا چکے اسکا کوئی بھی جواب نہیں دے پائے۔

پھر سیدھا ہم نے جو پچھلے جواب الجواب میں اپنے تحریر ایک طرح سے خلاصہ کرتے ہوئے چار مطالبات--
پیش کئے انکا جواب دینے کی نا صرف ناکام کوشش کی بلکہ درمیان میں کافی حوالہ جات کے جوابات کو
ذوالجناح کی دبر سمجھ کر چاٹ لیا۔

اور جو الزامی طور پر مرسلات پیش کی تھی جن سے استناد کرتے گو کہ وہ واضح مرسل روایت ہوتی ہے --
اور کبھی کبھار ضعیف راویوں والی مرسل بھی ہوتی لیکن اس پر بھی کوئی جواب نہیں آسکا۔

–ہمارے مطالبہ کہ اس روایت میں مرسل کے علاوہ کوئی واضح علت قادحہ پیش کریں کہ متعلق کوئی علت
قادحہ پیش کرنے سے قاصر رہا الحمدللہ

تحقیقی جواب

-اشکال- ننھا رافضی کہتا ہے کہ دیکھو عبدالزہراء حسینی نے کتاب لکھی جہاں اس نے اسانید نہج البلاغہ کا ذکر کیا ہے اور یہ خطبے سے دیگر جگہ بھی منقول ہیں۔

: سنی جواب

ننھے رافضی جی کو شاید اصول سے بھی جاہل ہیں کہ جناب والا جب حدیث مرسل کی بھی سند ہوتی چنانچہ یہ کہنا کہ فلاں محقق نے فلاں کتاب میں ساری سندیں جمع کر دی ہے۔ جبکہ حالت یہ ہے کہ 240 خطبات میں سوائے 3 یا 4 خطبوں کے ساری ساری کی سندیں مجاہیل و مرسلات سے بھری پڑی ہیں۔ کوئی ایک بھی صحیح اسناد ان خطبوں کی موجود نہیں ہے۔

بلکہ نہج البلاغہ کی مرسلات کو مشائخ ثلاثہ کی مرسلات پر قیاس کر کے قبول کیا گیا ہے جیسا خود تیرا شیعہ عالم : سید علی نقی نقن نہج البلاغہ کا دفاع کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

نہج البلاغہ کے مندرجات کو مرسلات کی حیثیت حاصل ہے۔ مرسلات کی اہمیت ارسال کرنے والے کی شخصیت کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ابن ابی عمیر اور بعض جلیل القدر اصحاب کے بارے میں علماء نے یہ رائے قائم کرلی ہے کہ ان تک جب خبر کی صحت ثابت ہو جائے تو پھر ان کے آگے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کون راوی ہے۔ اس لئے کہ ان کا نقل کرنا خود اس کے اعتبار کی دلیل ہے اور اسی لئے

کہا گیا ہے کہ مرسلات ابن ابی عمیر حکم مسند میں ہیں۔اس بناپر خود جناب سیّد رضی اعلی اللہ مقامہ کی جلالت قدر ضرور اسے عام مرسلات سے ممتاز کر دیتی ہے

(مقالات حدیث ور جال/نہج البلاغہ پر ایک تحقیقی نظر(حصہ دوم)مقالات حدیث ور جال)

یہی نہیں جناب بلکہ میں مکارم الشیرازی کے حوالے سے پہلے مرسلات کا حوالہ میں پہلے لگا چکا ہوں جس کا کوئی جواب نہیں آسکا۔۔۔۔جبکہ تمہارے علماء نے تو یہاں تک کہا ہے کہ نہج البلاغہ کی تمام مراسیل سے بھری پڑی اور ان کی انسداد کوئی علم نہیں ملاحظہ ہو :

لأن كل مراسيل مافيہ مراسيل لا تعارف اسانيدها

بحوث فی شرح مناسک الحج ، ج 4 ، ص422

بلکہ مکاسبہ المحرمہ نامی کتاب میں تو بعض شیعہ علماء کے متعلق ایسے اقوال بھی لکھے ہیں کہ :

ان تلقى الاصحاب نهج البلاغہ

بلکہ آگے لکھتے ہیں کہ

انما على نحو الاجمال وهو غير ثابت جميع الفقرات

المكاسب المحرمه ج 1، ص 320

یعنی جمیع فقرات نہج البلاغہ کے غیر ثابت ہیں تیرے مولویوں کے نزدیک اس لئے بس کیونکہ سید رضی کہ شخصیت ہی کافی ہے (جیسااوپر تیرا مولوی اس بابت اقرار کرچکا ہے) کہ وہ انہیں روایت کررہی ہے۔

اشکال- پھر تمہارا رافضی نے رجال نجاشی سے حوالہ پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ تفسیر عیاشی-والا ضعفاء سے روایت کرتا ہے۔

: سنی جواب

اس اعتراض کا پہلے میں تحقیق جواب دوں گا پھر تیرا اعتراض تسلیم کرکے دوں گا۔

سب سے پہلا ہم تو اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ چیز تو نجاشی کا ایک دعوی ہے اور اس دعوی پر کوئی دلیل وہ پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں اور دعوی تیرا خاص ہے کہ یہ روایت ضعیف نا قابل عمل اور دلیل عام پیش کررہا ہے۔

: چنانچہ یہ قاعدہ مشہورہ سے تیرا یہ استدلال باطل ہوا ہے کہ

اذا جاء الاحتمال بطل استدلال

: جبکہ تیرا مولوی شوکت سندرالوی تو خود لکھتا ہے کہ

ان (عیاشی) کا گھر تصحیح کنندگان اور حاشیہ نویسوں سے بھرا رہتا تھا

(تفسیر عیاشی مترجم، ج1، ص4)

چنانچہ عیاشی کی جلالت علمی کا تو یہ عالم تھا کہ لوگ اس روایت کی تصحیح کرواتے تھے۔

: یہی وجہ ہے کہ باقر مجلسی نے اس روایت کو بطور ناقل تفسیر عیاشی کے حوالے سے پیش کیا ہے

تفسير العياشي: الحسين بن أبي العلاء، عن أبي عبد الله عليه السلام وذكر يوم أحد ان رسول الله صلى الله عليه وآله

بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٢٠ - الصفحة ٩١

اور خود تمہارے علماء اقرار کر چکے ہیں کہ روایات تفسیر عیاشی کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہے یہ حوالہ آپ
: کے خدمت میں پہلے کی طرح دوبارہ پیش خدمت ہیں

: علامہ طباطبائی نے تمام روایات تفسیر عیاشی کی توثیق کر رکھی ہے اور لکھتے ہیں کہ

اما الكتاب فقد تلقاه علماء هذا الشأن منذ الّف الى يومنا هذا- و يقرب من احد عشر قرنا- بالقبول من غير أن يذكر بقدح او يغمض فيه بطرف (مقدمہ تفسیر عیاشی)

جہاں تک کتاب کا تعلق ہے، اس معاملے کے علمانے اسے ایک ہزار سے لے کر آج تک -اور تقریباً گیارہ صدیوں تک- قبولیت کے ساتھ حاصل کیا ہے، اس کا تذکرہ کیے بغیر یا پلک جھپکائے بغیر۔

: چنانچہ خود شیعہ عالم دین شوکت سیالوی لکھتا ہے کہ

عیاشی نے روایات لکھتے وقت صرف معصومین کے اقوال پیش کئے ہیں اور روایات کو لکھتے ہوئے بہت احتیاط سے کام لیا ہے (تفسیر عیاشی، اردو، ص 3)

کئی شیعہ علماء نے پوری پوری کتاب کو نقل کیا شاید ہی کوئی چیز چھوڑی ہو (ایضاً، ص 4)

چنانچہ یہ کہنا کہ ہمارے علماء نے کبھی ادعاء نہیں کیا تفسیر عیاشی کے متعلق یہ تیری اپنی جہالت ہے انہوں نے واضح الفاظ میں اپنی باتیں لکھی ہے چنانچہ ان کی باتوں سے جان چھڑائے نہیں چھوٹ سکتی تیری۔

اور اب اگر تیرا اعتراض مان لوں کہ واقعی وہ ضعفاء سے ہی روایت کرتے تھے پھر بھی قابل عمل ہے کیونکہ باقر مجلسی نے اسکو قبول کر کے اپنی کتاب بحار میں لکھا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ شیعہ محققین نے نزدیک بحار میں کسی بھی قسم کی لغو روایات موجود نہیں ہیں :

شیعہ محقق و مترجم بحار الانوار آصف علی رضا لکھتا ہے کہ :

انہوں (مجلسی) نے اپنی پوری کتاب بحار کی توثیق کر رکھی ہے

(بحار الانوار جلد اول, ص 28، چاپ: مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ)

پھر لکھتا ہے کہ :

جو لوگ یہ کہتے ہیں بحار میں رطب و یابس والی روایات وہ جاہل ہیں

(بحار الانوار جلد اول, ص 28، چاپ: مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ)

اور یہی بات باقر مجلسی نے بھی لکھی ہے :

الذي يقوى عندي و أوردت دلائله في الكتاب الكبير، هو أن جميع الأخبار الموردة في تلك الأصول الأربعة و غيرها من تأليفات الصدوق و البرقي و الصفار و الحميري و الشيخ و المفيد، و ما تيسر لنا- بحمد الله- من الأصول المعتبرة المذكورة في كتب الرجال، و قد أدخلت أخبارها في كتاب البحار كلها مورد العمل

(نام كتاب : ملاذ الأخيار في فهم تهذيب الأخبار نويسنده : العلامة المجلسي جلد : 1 صفحه : 27)

سوائے تعارض بین روایات کے تو خود مجلسی نے مطلقا بحار کی روایات کو قبول کیا ہے۔

اور خود شیعوں کا چوٹی کا مناظرہ اللہ یاری بھی اسی نظریہ کا قائل ہے۔

چنانچہ تمہارے حوالہ سے ہمارے ضمنی توثیقات پر کوئی بھی خاطر خواہ فرق نہیں پڑتا جبکہ تک تم ان توثیقات واضح کے مقابل کوئی واضح علت قادحہ پیش نہیں کر پاتے۔

اشکال- ننھے رافضی نے وہی پرانے دلائل لا گا دیئے جن کے پہلے جواب ہو چکے تھے اور اپنے تئیں اور فرار- حضرت علی کو بچانے کی ناکام سعی کی :

سنی جواب :

جناب والا تم تو ابھی ایک روایت پر ہی پھنسے پڑے ہو جبکہ اس روایت کو تیرا مجلسی قبول کر کے اپنی کتاب بحار میں لکھتا ہے اور اس میں وہ منفرد نہیں بلکہ چند علماء نے تو اس طرح کی روایت پر فرار حضرت علی علیہ السلام جنگ احد پر استدلال بھی کیا ہے چنانچہ حاضر خدمت ہے حوالہ تیرا محدث شیخ عباس قمی کہتا ہے کہ :

لأن وكان أمير المؤمنين علي عليه السلام أيضاً من أهل الفرين، ولم يبق أحد بعد هزيمة أحد، وبعد هزيمة أيام) يظهرون للنبي الكريم صلى الله عليه وسلم عليه السلام).

تحت الاحباب و نوادر آثارالاصحاب : ج 1 ص 148 ص کتاب سفینه البحار و مدینه)
(الحکام والاثار: ج 4 ص 160

حضرت علی بھی جنگ میں فرار ہونے والوں میں سے ایک تھااور بعد از ھزیمت آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے

معنوی توثیق

چنانچہ اس شیعہ محدث یہ بات حضرت علی کے متعلق لکھ ہماری پیش کردہ روایت کی نا صرف معنوی توثیق کی ہے بلکہ الٹا شیعوں کی اور خاصکر تیرے جیسے ذوالجناح کی دبر چاٹنے والی رافضی کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کا کام کیا ہے .

: مطالبات

ا۔ ہماری اس تحریر کا مفصل و مدلل رد کرو۔

۲۔ ہمارے استدلال کو سمجھ کر ہمارا اصولی رد کرو پھر تحقیقی رد کرو۔

۳۔ ہمارے چھوڑے گئے پچھلے دلائل کا مفصل جواب دو۔

۴۔ ہمیں اس روایت کے متعلق مرسل کے علاوہ کوئی واضح علت قادحہ پیش کرو۔

: تنبیہ

اگر تم ویسی ہی ہڈ دھرمی دکھاتے ہو جیسا کہ پچھلے جوبات میں تم نے اپنی فطرت خبیثہ نمایاں کی تھی تو تم اپنے جہالت واضح کروگے اور ہماری طرف سے یہ آخری ٹرم کی سمجھنا کیونکہ پھر تمہاری شیعہ کی علمی اوقات اس موضوع سارے گروپ کے سامنے ہوگی خاصکر سنی احباب کے سامنے۔

واللہ اعلم باالصواب

یامعاویہ علیہ السلام المدد۔

(ناظرین اس ٹرم میں شیعہ مناظر نے ہمارے کسی بھی مطالبہ کا جواب نہیں دیا بلکہ وہی پرانے اعتراضات کو دہرا کر اپنے پیش کردہ تنبیہ کی مخالفت کی اس وجہ سے ہم نے اس کی اس مزید بونگی کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا)

شیعہ مناظر:۳

الرد خامس علی الجواب۔

ایڈمن حضرات دیکھ سکتے ہیں

مدلل جواب اس چیز کا دیا جاتا ہے جسے پیش کیا جاے۔۔۔۔۔

ابھی بقول آپکے اپنے ٥ جواب لکھے کسی ایک میں بھی روایت کے سند پیش نہی کی

ابھی ہم نے چھلانگیں لگانے پر جیسے ھی پابندی لگاي اسی وقت سے آیں بایں شایں۔۔۔۔۔۔

 ہونے لگے

مرسل کے بارے میں پھر سے ناصبی جی نے خیانت کی حد اقل تین نظریہ ہیں۔۔

اور مطلقا حجیت والا نظریہ قیل سے شروع ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اور تین نظریوں کو چھوڑ کر ایک تو ترجیح دینا۔۔۔۔۔

ترجیح بلا مرجح ہوتا ھے جو کہ قبیح ھے۔

مرجعہ

اصول حدیث۔

رسایل فی الدرایہ۔

مقباس الھدایہ۔

توپہلے آپ روایت کی سند پیش کریں گے

جب ابھی تک مدعی نے اس روایت کی سند ہی پیش نہی کی جس پر بحث کی جاے۔

دوسری خیانت۔۔۔۔۔

کھتاھے کہ شیعہ علماء نے بحار وغیرہ کی توثیق کرر کھی ہے۔۔۔۔

جواب اسکا مطلب ابا جھل کا ریکارڈ توڑ دیا یہ کسی بھی مکتب کے اطفال کے لیے بھی واضح ھے کہ ھر کتاب احادیثی روایي میں صحیح وغیر صحیح روایات واحادیث موجود ہیں۔

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ھے کہ آج کے جہلاء کا بھی اس بات پر اتفاق ھے ھر روایت واحادیث کو اصول پر بر کھا جاتا ھے۔۔۔۔

اب یہ کہنا بحار کے اندر جو ھے وہ سب صحیح ھے۔

یہ جھالت محض ہے۔

نجاشی نے اپنے رجال میں صاف کھا ھے۔

عیاشی نے بہت سے ضعفاء سے روایت کی ہیں اس میں۔

اب امام علی کے بارے میں ناصبی جی کھتا ھے

.امام علی بھی جنگ سے فرار ہوے۔۔۔۔؟؟؟

اس پر ھی بحث ہے لیکن ابھی تک یہ روایت سند کے ساتھ آپ بھیجنے سے قاصر رھے۔

مطالبات۔۔۔۔

ناصبی ابھی تک سند تو پیش نہی کی تاکہ جواب دوں جب ابھی تک سند ھی پیش نا کی تو جواب کس چیز کا دوں۔

دلیل آپکی بھیجی گی رُوایت کی سند ھے ابھی تک بھیجی ھی نہی۔۔۔۔

ہم تو بار بار کہ رھے ہیں بھیج دیں لیکن آپ الفرار ھو رھے ھو

آپکا اصول اگر روایت کی سند کو صحیح ثابت کرنا ہے تو یہ اس وقت ہی تو سمجھا جاے گا جب آپ سند بھیج دیں گے ابھی تک سند ایی نہی۔

.۴ کس روایت کے متعلق؟؟؟؟۔

ابھی تک تو اپسے مطالبہ ہی یھی ھے کہ روایت سند کے ساتھ بھیج دیں۔

نتیجہ۔۔۔

ماشاء جی ھمیشہ کی طرح ذلیل ہو گیے ھو۔

ابھی تک کل سے سند بھیجنے سے قاصر رہے ہو

۔

امید ہے کسی ناصبی کو تو شرم آ گئی ہو گی کہ جو اس ناصبی کو سند بھیجنے کے لیے کہے گا۔۔۔

سند کھاں ھے؟؟؟؟؟؟

(جبکہ ناظرین سند روایت بمع توثیق جواب نمبر چار اور پانچ میں دے جا چکی تھی الغرص جب انکوان کی لاعلمی اور جہالت دکھائی گئی تو فوراً سے روایت پر جرح کرنے کی ناکام کوشش کی)

10:14
✨*دارالســــلام*✨
+91 98370 52817, +92 302 8166181, +92 30...
Voice chat
Join
یہی وجہ ہے کہ باقر مجلسی نے اس روایت کو بطور ناقل تفسیر عیاشی کے حوالے سے پیش کیا ہے :
20 - تفسير العياشي: الحسين بن أبي العلاء، عن أبي عبد الله عليه السلام وذكر يوم أحد ان رسول الله صلى الله عليه وآله
بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٢٠ - الصفحة ٩١
اور خود تمہارے علماء اقرار کر چکے ہیں کہ روایات تفسیر عیاشی کو تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہے یہ حوالہ آپ کے خدمت میں پہلے کی طرح دوبارہ پیش خدمت ہیں :
علامہ طباطبائی نے تمام روایات تفسیر عیاشی کی توثیق کر رکھی ہے اور لکھتے ہیں کہ :
اما الكتاب فقد تلقاه علماء هذا الشأن منذ الف الى يومنا هذا- و يقرب من احد عشر قرنا- بالقبول من غير أن يذكر بقدح او
Message
10:16
Abdul Aleem ...علیم ان
ـ جبکہ ہم اوپر واضح بیان کر چکے ہیں مشروط مرسل صحیح میں ثقہ راوی اگر ارسال کرنے تو وہ بھی قابل قبول ہوتی ہے خاص کر وہ اصحاب سے ہو .
-- چنانچہ ہماری پیش کردہ روایت فرار علی پر اپنی پوری سند کے ساتھ بحار میں کچھ ایسے درج ہے -
عن الحسين بن أبى العلا عن أبى عبدالله عليه السلام وذكر يوم أحد ان رسول الله صلى الله عليه واله كسرت رباعيته وان الناس ولوا مصعدين في الوادى ، - - - - -
(3 - 5) البحار ج 6 : 504 ، البرهان ج 1 : 322 .
اور راوی الحسین بن ابی العلاء جو ہے وہ امام جعفر اور اصحاب امام باقر میں سے ہے اور یہ موجودہ روایت بھی وہ امام جعفر سے ہی روایت کر رہا ہے
ومن أصحاب الصادق عليه السلام
معجم رجال الحديث - السيد الخوئي - ج ٦ - الصفحة ١٩٨
چنانچہ یہ راوی امام صاحب کا صحابی بھی
Message

شیعہ مناظر:۳

.الرواية شديدة الضعف لأنها مرسلة (مراسيل العياشي غير معتبرة) -

الحسين بن أبي العلا (مجهول ؛ أو لم يثبت توثيقه) كما قال السبحاني في إرشاد العقول 2/ 419 -2

ومدارك الأحكام للعاملي

و أرشاد العقول لمباحث الأصول محمد حسين العاملي

وإستقصاء الاعتبار للشيخ محمد بن الشهيد الثاني

وقال الطبطبائي في مباني منهاج الصالحين 2/ 42 : (و هذه الرواية ضعيفة سنداً فـــــإن الحسين بن أبي العلاء الراوى للخبر لم يوثق بالصراحة نعم وثق اخوه وقيل في حق الحسين: انه أوجه من اخيه لكن الوجاهة لا تلازم التوثيق كما هو ظاهر بادنى تأمل)

سنی جواب:

: حسین بن ابی العلاء کی توثیق

راوی الحسین بن ابی العلاء جو ہے وہ امام جعفر اور اصحاب امام باقر میں سے ہے اور یہ موجودہ روایت بھی وہ امام *
جعفر سے ہی روایت کر رہا ہے

و من أصحاب الصادق عليه السلام

معجم رجال الحديث - السيد الخوئي - ج ٦ - الصفحة ١٩٨

چنانچہ یہ راوی امام صاحب کا صحابی بھی اور ان سے روایت بھی بیان کر رہا ہے گو کہ وہ عن سے بیان کر رہا ہے لیکن وہ امام کے ہم زمانہ اور انہی سے روایت بیان کر رہا ہے۔

: اور یہ بہت ہی مشہور اصول ہے کہ

ائمہ کا صحابی ہونا باعث مدح و جلالت کے لیے کافی ھے

معروف شیعہ عالم و محقق ملا محمد جعفر شریعتمدار الاستر آبادی اپنے کتاب "لبّ اللباب فی علم الرجال" میں راوی کے "مدح مطلق" پر دلالت کرنے والے مختلف اقوال نقل کرتا ہے۔ چنانچہ وہ "مایدل علی المدح المطلق" کے تحت لکھتا ہے۔

ومنھا قولھم: "صاحب فلاں" ای واحد من الائمة

*اور ان میں سے یہ قول ہے: فلاں کا صحابی۔ آئمہ میں سے کسی ایک کا بھی

: دوم: جناب آیت اللہ خوئی نے اس کی توثیق پر مفصل بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ـناظرین اسی راوی کی توثیق پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے انکا محدث خوئی لکھتا ہے کہ یہ حسین بن ابی علاء کہ
: وثاقت کا کچھ لوگوں نے انکار کیا لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ ایک دم صحیح راوی ہے ملاحظہ ہو

إنما الاشكال في وثاقته فمنهم من أثبتها ومنهم من أنكرها، والصحيح هو الأول لما عرفت من توثيق علي ابن إبراهيم إياه،

.معجم رجال الحديث - السيد الخوئي - ج ٦ - الصفحة ٢٠٠

سوم: پھر یہ خود تسلیم کر چکا ہے کہ ابن عمیر (مشائخ ثلاثہ) ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتا --

نام كتاب : وصول الأخيار إلى اصول الأخبار نويسنده : العاملي، الشيخ حسين بن عبد الصمد جلد : ۱ صفحه : ۱۰۷

منقطع وان سقط اكثر فهو معضل ، والمشهور في الفقه وأصوله ان الكل يطلق عليه اسم (المرسل).

وقد اختلف العماء في الاحتجاج به : فقيل يحتج به مطلقا (۱) ، وقيل لا مطلقا وقيل يحتج به إذا اعتضد بفحوى الكتاب أو سنة متواترة أو عمومهما أو دليل العقل أو كان مقبولا بين الاصحاب أو انضم إليه ما يؤكده ، كأن جاء من وجه آخر مسنداً وان لم يكن صحيحاً ، فيكون له كالشاهد ، إذا لو كان صحيحاً كان العمل به دون المرسل ، أو كان مرسله معلوم التحرز عن الرواية عن مجروح ، ولهذا قبلت الاصحاب مراسيل ابن ابى عمير وصفوان بن يحيى واحمد بن ابى نصر البزنطي لانهم لا يرسلون الا عن ثقة.

اور یہ حسین بن ابی علاء بھی ان لوگوں میں سے ہے جن سے ابن عمیر روایت کرتا ہے جیسا کہ اس کے محدث طوسی نے صراحت کی ہے :

الحسين بن أبي العلاء 194

، له كتاب يعد في الأصول، أخبرنا به جماعة من أصحابنا عن محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي عن محمد بن الحسن بن الوليد عن الصفار عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن 👆⭕ محمد بن أبي عمير 👆⭕ ، و صفوان عن الحسين بن أبي العلاء.

نام كتاب : الفهرست نويسنده : الشيخ الطوسي جلد : 1 صفحه : 54

چنانچہ ناظرین یہ روی تو خود اس کے اصول سے ثقہ ثابت ہوتا ہے۔

چہارم: اس روایت کا باقر مجلسی کا قبول کرنا اور اپنی بحار میں درج کرنا خود اس کی ایک وثاقت کی دلیل ہے -- : جناب چنانچہ یہ حوالہ بار بار پیش کیا گیا لیکن اس رافضی نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی

*و قد أدخلت أخبارها في كتاب البحار كلها مورد العمل

(نام كتاب : ملاذ الأخيار في فهم تهذيب الأخبار نويسنده : العلامة المجلسي جلد : 1 صفحه : 27)

پنجم: یہ جتنی جرحات پیش کر رہا وہ ساری کی ساری متاخرین سے پیش جبکہ قاعدہ عمومی کے اعتبار سے تمام -- متقدمین نے اس کی روایت کو نا صرف قبول کیا بلکہ اس کی روایات سے تو شیعہ مصادر خاص کر من شیخ طوسی کا طریق تو بھرا پڑا چنانچہ یہ چند متشدد علماء کی جرح سے اس کی وثاقت پر کوئی اثر نہیں پڑتا جیسا کہ خوئی کا فیصلہ ہمارے حق میں ہے۔

الغرض یہ جب انسان میں ہٹ دھرمی کا کیڑا ہو اور ہمارے جوابات صحیح طریقے سے نا پڑھے اور ایسا ہی علمی ذلیل ہوتا ہے

واللہ اعلم بالصواب۔

یامعاویہ علیہ السلام المدد

شیعہ مناظر:۳

الردالسادس علی الجواب

الحسین۔۔۔۔امام کے صحابی۔؟؟؟؟

اولا محض امام کے زمانے کودرک کرناوغیرہ

ثقہ ہونے کے دلیل ہی نہی۔

ثانیاسید خویی ھی نے اسکے بارے میں نجاشی والی نظربیان کی ھے۔

(ناظرین اس شیعی جواب سے شیعوں کی اس روایت پر علمی شکست پورے گروپ کے سامنے واضح ہوئی اور ساتھ ہی مناظرہ ختم ہوا)